صحیح بخاری اور امام بخاری رحمہ اللہ
احناف کی نظر میں
www.KitaboSunnat.com
تالیف
مولانا محمد ادریس ظفر حفظہ اللہ
تقدیم
ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ
www.ircpk.com
المکتبۃ الاثریۃ

صحیح بخاری اور امام بخاری رحمہ اللہ

احناف کی نظر میں

تالیف

مولانا محمد ادریس ظفر حفظہ اللہ

تقدیم

ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

ناشر

المکتبۃ الاثریہ

اردو بازار لاہور

0306-3336670

نام کتاب: صحیح بخاری اور امام بخاری احناف کی نظر میں

باہتمام ---------------- ضیاء الرحمان سعید

کمپوزنگ ---------------- ابوسفیان

طبع اول ---------------- مئی 2009ء

تعداد ---------------- 1100

قیمت ----------------

اسٹاکسٹ

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300-4826023

مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد

041-2629292,2624007

فہرس

پہلا باب

امام بخاری رحمہ اللہ کا تعارف، احناف کی زبانی

امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے، احناف کی زبانی

دوسرا باب

صحیح بخاری کا سبب تصنیف، احناف کی زبانی

عظمت صحیح بخاری، احناف کی زبانی

خاتمہ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق تو یہ ہے

کوئی وقت تھا کہ یہ آرزو مجھے رہ رہ کر تڑپاتی ، اس کا خیال مجھے مغموم ومحزون کر جاتا، ہمہ تن یہ فکر دامن گیر رہتی کہ متلاشیانِ حق کو کب تک سراب کی طرف چلایا جائے گا؟ نگہبانان شمع و چراغ حق کب تلک غفلت کی نیند سوئے رہیں گے؟ گلشن محمدی کے باغبان ساقی حق کی راہ کب بتلائیں گے؟ اجالوں کو گل کر کے تاریک راتوں کا سفر پر خطر کب ختم ہوگا؟ پاسبان کتاب و سنت، محافظان فکرِ سلف، فدایان اصحاب حدیث اور داعیان اتباع رسول کے علمی شہہ پاروں کو زیور طبع سے آراستہ کیوں نہیں کیا جاتا؟

ہمیشہ کی طرح اب بھی باطل اپنے عقائد ونظریات کو پھیلانے میں مصروف ہے، مرور زمانہ اور کتمان حق کی عادت سیئہ نے عقل کے پجاریوں کو انکار حدیث پر مجبور کر دیا، محبین اصحاب رائے کی تضاد بیانیوں کی کیفیت یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمان "يصبح مؤمناً ويمسي كافراً، يمسي مؤمناً ويصبح كافراً" کے فتنے سے دوچار ہے، نفسانی خواہشات کے ستائے ہوئے تسکین قلب، اغماض حق اور ایذاءِ اصحاب حدیث کے لیے اپنے اکابر کے دستور ومنشور سے چشم پوشی کر کے "ضلّوا فأضلّوا" کی عریاں تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ مصنوعی فقہ کو حدیث کے روپ میں پیش کرنے کی سعی بدطشت ازبام ہے۔

قرین سوء نے قول امام کو قول رسول کے لحاف میں اوڑھنے کا پراگندہ فارمولہ تک پیش کر دیا، باطل اپنی منڈیریوں کو اتباع ائمہ کے خوبصورت لیبل سے مزین کر کے انکار حدیث اور تقلید کے شجرہ خبیثہ کی آبیاری میں جت چکا، یار لوگوں کی ڈھٹائی کا عالم تو یہ ہے کہ بیت عنکبوت سے بھی کمزور دلائل کو زیر وزبر کے فرق سے پیش کیا جاتا ہے!! گویا "پرانا

جال نئے شکاری" کی خوب عکاسی ہے۔

لیکن اب یہ تاریک رات کے ہاتھوں تنویر کا دامن چھوٹ چکا، سورج اپنی چمک و دمک سے ذرہ ذرہ کو روشن کر دے گا، کیونکہ اب "قال اللہ وقال الرسول" کے مقابلہ میں "قال إمامنا" کہنے والے ناپید ہو چکے ہیں۔

فلعنة ربنا أعداد رمل علىٰ من رد قول أبي حنيفة.

والا جملہ اب "علي من رد قول رسول اللّٰه" سے بدل چکا۔

علی الاعلان حدیث رسول پر قول امام کو ترجیح دینے والی زبانیں اب گنگ ہو چکیں، سنت نبوی کو "صعب جدا" کہنے والے صفحہ ہستی سے منعدم ہو چکے، صحابہ کو غیر فقیہہ کے لاحقے سے پکارنے والے سرنگوں ہو چکے، اب تو تصوف کے آستانوں پہ ہُو کا عالم ہے، علم صنائع کے متوالے چوکھٹ حدیث پر بیٹھ چکے، مصنوعی فقہ کی نظریں بے نور ہو چکیں، تقلید کی ریاستوں میں اتباع کا سکہ چل چکا، بلکہ اب تو حلالے کا سانڈ بھی عدو مبین کی ناکامی پہ افسردہ ہے۔

اور دوسری طرف طباعت حدیث کی عظیم خدمت کا نتیجہ یہ ہے کہ کم از کم صحیح بخاری ہر دوسرے بندے کے گھر پہنچ چکی، کتابِ رسول اللہ کی اس قدر پذیرائی کچھ لوگوں پر شاق گزری، جب ان کے حوصلے پست ہوئے تو ان کے اندر کا لاوا پھٹ گیا۔

کبھی مناظروں میں کہا گیا: "أصح الكتب بعد كتاب اللّٰه صحيح البخاري" کا جملہ تو تاجروں نے لکھا ہے، تاکہ یہ کتاب زیادہ فروخت ہو۔

کبھی بخاری مسلم کی مذہبی داستانیں، شادی کی پہلی دس راتیں، قرآن مقدس اور بخاری محدث اور اس طرح کی کئی رسوائے زمانہ کتب لکھ کر لوگوں کو انکار حدیث کی طرف راغب کیا گیا۔

کبھی امام بخاری کو مقلد شافعی اور آپ کی شان میں گھٹیا قسم کی زبان استعمال کی

گئی، اس قسم کا مواد خصوصاً اوکاڑوی لٹریچر میں خوب ہے۔

بلکہ ایک دن ایک صاحب سے ملاقات ہوئی، جو اپنے پیروکاروں کی نظر میں خوب جبے تبے والے اور صاحب رطب و یابس ہیں! دوران گفتگو میں نے کہا: آپ کے اکابر بخاری کی روایت کو دوسری کتب کی روایت پر ترجیح دیتے ہیں تو وہ فوراً اس کے منکر ہو گئے۔

خدا جانے یہ جہالت تھی یا تجاہل عارفانہ؟ ویسے آخری بات اقرب الی الحق معلوم ہوتی ہے۔

اس ساری صورت حال کو سننے اور پڑھنے کے بعد ایک قلب سلیم کی خواہش تھی کہ کیوں نہ ہو کہ ایسے لوگوں کو انہی کا آئینہ دکھا دیا جائے۔

صحیح بخاری اور امام بخاری کے بارہ میں ائمہ احناف کے منہ سے جو حق نکلا اس کو جمع کیا جائے، ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب اور اقوال ان لوگوں کو تو کوئی فائدہ نہ دیں گے، لیکن بھولی بھالی عوام پر اس تلون اور گرگٹ مزاج طائفہ کی حقیقت ضرور منکشف ہو جائے گی۔

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے محترم بزرگ حکیم محمد ادریس ظفر صاحب کو جو ریت کے ٹیلوں میں بیٹھ کر غلبہ دین کے لیے کوشاں ہیں، انہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات پر وہ قلم آزمائی کر چکے ہیں، انشاء اللہ بالتدریج ان کو بھی طبع کیا جائے گا۔

اس کتاب کو طبع کرنے کا اعزاز مکتبۃ الاثریہ حاصل کر رہا ہے۔ (ان شاء اللہ العزیز) اس ادارے کے قیام کا مقصد داعیان کتاب وسنت اور پاسبان مسلک سلف صالحین کی تحریرات کو عمدہ طریقے سے طبع کر کے منظر عام پر لانا ہے۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اس مشن میں مخلص اور کامیاب بنائے، یہ سعی صرف اس کی رضا کے لیے خاص ہو جائے اور اس مشن کو ہمارے لیے، پیارے والدین کے لیے اور اساتذہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ اللھم تقبل منا. (آمین)

والسلام

ضیاء الرحمٰن سعید عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اللہ تعالیٰ نے ائمہ حدیث وفقہ میں سے امام بخاری کو بڑا بلند مقام عطا فرمایا ہے، اور ان کی مدح سرائی بڑے بڑے فقہاء محدثین نے کی ہے، امام بخاری کے شاگرد رشید امام ترمذی فرماتے ہیں:

"ولم أر أحداً بالعراق ولا بخراسان في معنى العلل والتاريخ ومعرفة الأسانيد كبير أحد من محمد بن إسماعيل رحمه الله."

(شرح علل الترمذي لابن رجب: ١٤٨)

''میں نے علل، تاریخ اور معرفت اسانید میں عراق اور خراسان میں امام محمد بن اسماعیل بخاری سے بڑا کوئی نہیں دیکھا۔''

ان کے دوسرے شاگرد امام مسلم فرماتے ہیں:

"أستاذ الأستاذين وسيد المحدثين وطبيب الحديث في علله."

(شرح علل الترمذي لابن رجب: ١٤٨)

''امام بخاری استادوں کے استاد، محدثین کے سردار اور علل حدیث کے طبیب ہیں۔''

امام ابن حبان فرماتے ہیں:

"كان من خيار الناس ممن جمع وصنف ورحل وحفظ وذاكر وحث عليه، وكثرت عنايته بالأخبار وحفظه للآثار مع علمه بالتاريخ و معرفة أيام الناس ولزوم الورع الخفي والعبادة الدائمة إلى

أن مات رحمه الله.“ (كتاب الثقات: ٩/ ١١٣ تقريب الثقات: ١٠٤٦)

”وہ بہترین لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے احادیث جمع کیں، کتب لکھیں، علم کے لیے سفر کیا اور احادیث یاد کیں، مذاکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی، اخبار و آثار کے ساتھ اہتمام زیادہ ہوا، اس کے ساتھ ساتھ تاریخ اور لوگوں کے حالات اچھی طرح جانتے تھے، اور موت تک خفیہ پرہیز گاری اور دائمی عبادت کو لازم رکھا۔“

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

”جبل الحفظ وإمام الدنيا في فقه الحديث.“ (تقريب مع تحرير: ٣/ ٢١٢)

”حفظ کے پہاڑ اور فقہ الحدیث میں دنیا کے امام تھے۔“

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وكان إماما حافظا حجة رأسا في الفقه والحديث، مجتهدا من أفراد العالم مع الدين والورع والتأله.“ (الكاشف: ٢/ ١٥٧)

”امام بخاری امام، حافظ، حجت، فقہ و حدیث میں سردار، مجتهد اور دینداری، پرہیز گاری اور للہیت میں دنیا میں سے ایک تھے۔“

امام بخاری کی ثقاہت، اتقان، دیانتداری، فقہ حدیث میں مہارت تامہ، قوت حفظ کے جبل عظیم اور مجتہدانہ بصیرت مسلمہ ہے، اپنے و بیگانے ان کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ نے بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ صحیح احادیث کا ذخیرہ مرتب کیا، جو عرف عام میں صحیح البخاری کے نام سے معروف و مشہور ہے اور امت مسلمہ نے اسے تلقی بالقبول دیا ہے۔ جب سے یہ کتاب معرض وجود میں آئی ہے، اسے قرآن حکیم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب قرار دیا گیا ہے۔

امام بخاری رحمه الله الباري نے اس کتاب کا نام ”الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه“ رکھا ہے۔

(تهذيب الأسماء واللغات للنووي: ١/ ٢١٧ ط دمشق، دوسرا نسخه (١/ ٧٣) فهرست ما رواه عن شيوخه: ٩٤، محمد خير الإشبيلي، إفادة الصحيح في التعريف بسند الجامع الصحيح: ١٦ ابن رشيد الأندلسي)

یعنی امام بخاری نے رسول اللہ کے امور، سنن اور ایام ہائے زندگی کے بارے میں اس کتاب کے اندر صحیح و مسند احادیث قلمبند کی ہیں، اور ثقات رواۃ کے ذریعے احادیث صحیحہ و مسندہ کو اس گلدستہ میں منتخب کیا ہے۔

آپ کے تلامذہ میں سے امام نسائی فرماتے ہیں:

"فما في هذه الكتب كلها أجود من كتاب محمد بن إسماعيل البخاري." (تاریخ مدينة السلام: ٢ ٣٢٧، دوسرا نسخہ تاريخ بغداد: ٢/ ٩)

"ان تمام کتب میں امام محمد بن اسماعیل البخاری کی کتاب سے زیادہ عمدہ کوئی کتاب نہیں ہے۔"

علل و رجال کے درخشندہ ستارے امام دارقطنی فرماتے ہیں:

"مع هذا فما في هذه الكتب خير وأفضل من كتاب محمد بن إسماعيل البخاري رحمه الله."

(أطراف الغرائب والأفراد للدارقطني از محمد بن طاهر المقدسي: ١/ ٢٠)

"اس کے ساتھ ان تمام کتب میں امام محمد بن اسماعیل البخاری کی کتاب سے زیادہ بہتر اور افضل کتاب کوئی نہیں ہے۔"

حنفی اکابر علماء میں سے علامہ بدرالدین عینی رقمطراز ہیں:

"اتفق علماء الشرق والغرب على أنه ليس بعد كتاب الله تعالیٰ أصح من صحيحي البخاري و مسلم."

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ١/ ٥)

"شرق و غرب کے علماء کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری و مسلم سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے۔"

اسی طرح معروف حنفی عالم ملا علی قاری راقم ہیں:

"اتفقت العلماء على تلقي الصحيحين بالقبول، وأنهما أصح الكتب المؤلفة." (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: ١/ ٥٨)

"علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیحین کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور تالیف کردہ کتب میں سے بخاری و مسلم سب سے زیادہ صحیح ہیں۔"

بریلوی علماء میں سے پیر محمد کرم شاہ الازھری نے لکھا ہے کہ:

"بخاری اپنے بختِ فرخندہ پر جتنا فخر کریں اتنا کم اور امت مصطفوی اس نعمت عظمیٰ پر جتنا شکر ایزدی بجا لائے اتنا تھوڑا ہے، جمہور علماء امت نے گہری فکر و نظر اور بے لاگ نقد و تبصرہ کے بعد اس کتاب کو "أصح الكتب بعد كتاب الله صحيح البخاري" کا عظیم الشان لقب عطا فرمایا ہے۔" (سنت خير الأنام: ١٧٥)

اسی طرح دیوبندی علماء میں سے مولانا محمد ادریس کاندھلوی راقم ہیں:

"یہ لاجواب کتاب ان چھ لاکھ حدیثوں کا انتخاب ہے، جو امام بخاری کو حفظ تھیں، جس شان سے صحیح بخاری کی تالیف عمل میں آئی، وہ بھی ایک کرامت ہے، وہ یہ کہ امام بخاری جب کسی حدیث کے لکھنے کا ارادہ کرتے تو اول غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کرتے اور اس کے بعد حدیث کو لکھتے، اس طرح سولہ سال کے عرصہ میں تالیف لطیف سے فراغت پائی اور اسی طرح تراجم ابواب کو خاص طور پر مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور منبر نبوی ﷺ کے درمیان میں بیٹھ کر لکھا اور ہر ترجمۃ الباب کے لکھنے کے وقت دو رکعت نفل ادا کرتے۔"

"اس اخلاص اور حسن نیت کا نتیجہ ہوا کہ جامع صحیح اتنی مقبول ہوئی کہ ان کی زندگی میں ہی نوے ہزار آدمیوں نے بلا واسطہ امام بخاری سے یہ کتاب سنی اور پڑھی اور ان کی وفات کے بعد مشرق، مغرب، شمال، جنوب، مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ میں اس کا درس جاری ہوگیا اور اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا،

سینکڑوں حواشی اور شروح اس پر لکھے گئے اور ان شاء اللہ لکھے جائیں گے، سلف سے لے کر خلف تک یہ معمول رہا کہ جب کوئی مصیبت اور پریشانی پیش آئی تو اس کے لیے علماء کرام نے مل کر صحیح بخاری کا ختم پڑھا، اللہ تعالیٰ نے ختم بخاری کی برکت سے یہ پریشانی دور فرمائی، علماء صالحین کا اجماع ہے کہ دشمنوں سے خوف کی حالت میں مرض یا قحط سالی میں صحیح بخاری کی تلاوت تریاق کا حکم رکھتی ہے۔''

''کیا یہ تمام روئے زمین کے علماء کی متفقہ سازش تھی کہ بخاری کو اس درجہ آسمان پر پہنچایا کہ اس کی تلاوت اور اس کا درس و تدریس، اس کا حاشیہ اور شرح لکھنا عبادت اور سعادت سمجھنے لگے یا من جانب اللہ تلقی بالقبول تھی کہ بجلی کی طرح مشرق اور مغرب میں کوند گئی اور کوئی دل ایسا باقی نہ رہا کہ بخاری کی محبوبیت اور مقبولیت اس کے رگ و پے میں نہ سرایت کر گئی ہو۔''

﴿لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [الأنفال: ٦٣]

''دلوں کو کسی بات پر متفق کر دینا یہ صرف اللہ رب العزت اور عزیز حکیم کی قدرت میں ہے، بشر کی قدرت سے خارج ہے، اللہ کی قسم مجھے تو اس قسم کی قبولیت اور محبوبیت قرآن کریم کی مقبولیت اور محبوبیت کا ایک عکس اور پرتو معلوم ہوتی ہے، قرآن کریم کے بعد اس قسم کی مقبولیت دنیا میں سوائے صحیح بخاری کے کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی۔''

(حجیت حدیث: ١٧٥، ١٧٦)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"أما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على أن جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع، وأنهما متواتران إلى مصنفيهما وأنه كل من يهون أمرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين. "

(حجة الله البالغة: ١٣٤)

''صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ ان میں تمام کی تمام متصل مرفوع احادیث یقینی طور پر صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے اپنے مصنف تک تواتر کے ساتھ پہنچتی ہیں اور ہر وہ شخص جو ان کی عظمت نہ کرے وہ بدعتی ایمان والوں کی راہ کے خلاف چلنے والا ہے۔''

ان اکابر حنفی علماء کے علاوہ بے شمار دوسرے حنفی اور غیر حنفی علماء ایسے موجود ہیں، جنہوں نے اسے کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر سب سے زیادہ صحیح کتاب قرار دیا ہے اور اس کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے، طوالت کے پیش نظر ان کی عبارات پیش کرنے کی بجائے صرف حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں:

۱۔ امام ابن کثیر۔ اختصار علوم الحدیث (١/ ١٢٤)

۲۔ امام بیہقی۔ معرفة السنن والآثار (١/ ١٠٦)

۳۔ امام زرکشی۔ النکت (ص: ٨٠)

۴۔ امام بغوی۔ شرح السنة

۵۔ علامہ زیلعی حنفی۔ نصب الراية (١/ ٤٢١)

۶۔ رشید احمد گنگوہی۔ تالیفات رشیدیه (ص: ٣٤٣، ٣٣٧)

۷۔ مفتی رشید احمد لدھیانوی۔ أحسن الفتاویٰ (١/ ٣١٥)

۸۔ مولوی غلام اللہ خان۔ جواهر التوحيد (ص: ١٩١)

۹۔ قاسم نانوتوی۔ حکایت أولیاء (ص: ٢٧٢ حکایت نمبر: ٢٥٤)

۱۰۔ انورشاہ کاشمیری۔ فيض الباري (١/٢٠٤)

۱۱۔ قاری طیب دارالعلوم دیوبند۔ مقدمه فضل الباري (١/ ٢٦) خطبات حکیم الإسلام (٥/ ٢٣٢، ٢٣٣)

۱۲۔ عاشق الٰہی میرٹھی۔ سوانح عمری محمد زکریا (ص: ۳۴۹، ۳۵۰)

۱۳۔ شیخ الحدیث عبدالقدیر۔ تدقیق الکلام (۱/ ۲۳۲)

۱۴۔ محمد عبدالقوی پیر قادری۔ مفتاح النجاح مع حل سوالات (۱/ ۳۵)

۱۵۔ عبدالقیوم حقانی۔ دفاع امام ابو حنیفہ (ص: ۲۸۷)

۱۶۔ ڈاکٹر خالد محمود۔ آثار الحدیث (۲/۱۶۳)

۱۷۔ تقی عثمانی۔ درس ترمذی (۱/ ٦٨) إنعام الباری (۱/ ۹۹)

۱۸۔ عبیداللہ الاسعدی۔ علوم الحدیث (ص: ۹۴)

۱۹۔ مفتی ارشاد قاسمی۔ ارشاد اصول الحدیث (ص: ٥٩) بحواله ظفر الأمانی (ص: ١٣٦)

۲۰۔ خیر محمد جالندھری۔ آثار خیر (ص: ۶،۷)

۲۱۔ سلیم اللہ خان۔ کشف الباری (۱/ ۱۸۵)

۲۲۔ مولوی سرفراز صفدر۔ حاشیہ أحسن الکلام (۱/ ۱۸۷)

۲۳۔ احمد رضا خان بریلوی۔ فتاوی رضویہ (٥/ ١٧٤) أحکام شریعت (ص: ٧٩) روحوں کی دنیا (ص: ۲۲۰،۲۲۲)

۲۴۔ عبدالسمیع رامپوری۔ أنوار ساطعه (ص: ٤١)

۲۵۔ غلام رسول رضوی۔ تفہیم البخاری (۱/ ٥)

۶۲۔ غلام رسول سعیدی۔ تذکرۃ المحدثین، نعمة الباري (۱/ ۸۰، ۸۵)

۲۷۔ محمد حنیف رضوی۔ جامع الحدیث (۱/۳۲۳)

۲۸۔ احمد سعید کاظمی۔ مقالات کاظمی (۱/ ۲۴۷)

۲۹۔ پیر کرم شاہ بھیروی۔ سنت خیر الأنام (۱/ ۱۷٥)

۳۰۔ انتخاب بخاری شریف (۱/ ٥، ۹، ۱۰) از ظفر احمد عثمانی

۳۱۔ محمد محی الدین جہانگیر۔ جمال السنة (۱/ ۳۰)

آخر میں ہم مدارس میں پڑھائے جانے والے درسی نسخہ پر جو مولوی احمد علی

سہارنپوری کا مقدمہ ہے، اس میں سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں:

”وهو أول مصنف صنف في الصحيح المجرد، واتفق العلماء على أن أصح الكتب المصنفة صحيحا البخاري و مسلم واتفق الجمهور على أن صحيح البخاري أصحهما صحيحا وأكثرهما فوائد.“ (مقدمه صحيح البخاري از سهارنپوري: ٤)

”صحیح البخاری وہ پہلی تصنیف ہے جو محض صحیح احادیث پر مرتب کی گئی ہے، اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام تصنیف کردہ کتب میں سے سب سے زیادہ صحیح بخاری و مسلم ہیں اور جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بخاری صحیح مسلم سے زیادہ صحیح اور فوائد پر مبنی ہے۔“

لہٰذا اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہنے والے جمیع طبقات میں صحیح البخاری کا مقام مسلّم ہے، اصل جس بات کی ضرورت ہے، وہ ان احادیث کو سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہونا ہے، بعض لوگ ان احادیث صحیحہ پر عمل کرنے سے کنی کتراتے ہیں اور پھر ان پر اپنے باطل افکار کی تیشہ زنی کرتے ہوئے تاویلات فاسدہ کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں اور اپنی آرائے کاسدہ اور احتمالات باطلہ کے ذریعے ان کو بے کار اور مہمل بنانے کی سعی لا حاصل کرتے رہتے ہیں، حالانکہ ایک مسلم مومن کا وطیرہ اور جذبہ صادقہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے شب و روز کو رسول مکرم ﷺ کے فرامین اور ارشادات عالیہ اور اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھال لے، اور خاتم النبیین کی احادیث جلیلہ کے ہوتے ہوئے کسی بھی فرد کے اجزائے خاملہ اور شواذ و نوادر مجہولہ کی پرواہ نہ کرے اور چوں و چرا کیے بغیر اپنے رسول ﷺ کی اتباع و اطاعت کو اپنے گلے کا ہار بنا لے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا باعمل مسلم و مومن بنائے۔ آمین

زیرِ نظر تالیف میں فاضل مکرم مولانا حکیم محمد ادریس ظفر صاحب نے احناف کی معتبر کتب سے امام بخاری کی جلالت قدر، ان کی قوتِ حفظ و ضبط، ثقاہت و اتقان، درایت و

فقاہت، زہد و ورع، علم و عرفان، بزرگی و کرامت، صدق و صفا، دقتِ نظر، علل میں مہارت تامہ اور صحیح البخاری کا اصح الکتب ہونا، ائمہ حدیث و فقہ کا اسے تلقی بالقبول دینا اور اس کی رفعت و منزلت کو باحوالہ بیان کیا ہے اور یہ حق ادا کر دیا ہے کہ علمائے احناف کے ہاں بھی صحیح البخاری اور امام بخاری کی ثقاہت مسلمہ ہے اور اس کا مقام و مرتبہ کم کرنے والا اور اس کی اہانت کرنے والا شخص مبتدع "ضَلَّ و أَضَلَّ" کا مصداق ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف، ناشر اور ہر قاری کو صدق و صفا کی عالی المرتبت منزلوں پر فائز کرے اور کتب حدیث کے ساتھ صحیح لگاؤ اور حب و وفا کی ذی شان بلندی عطا کرے، اور منکرین حدیث اور تاویلات باطلہ کا سہارا لینے والے تمام افراد کو رشد و ہدایت نصیب کرے، اور اس کتاب کو حب بخاری کا زرِ زرینہ اور پیکر عمل کا دفینہ اور نجات کا سفینہ بنائے اور گلشن رسالت کی مہکتی کلیوں کی ایسی معطر خوشبو بنا دے، جو دلوں کی بہار، کیف و سرور کا شاہکار اور آواز حق کی للکار اور مرغزار رسالت کی مہکار ہو۔ آمین۔

آخر میں بارگاہ ایزدی میں عرض پرداز ہوں کہ وہ مجھ جیسے حقیر پُرتقصیر کو اپنی خصوصی رحمت میں ڈھانپ کر حدیث اور اہلحدیث کا سچا خادم اور ادیان باطلہ کے لیے سیف صارم بنا دے۔ آمین

کتبہ

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۱۴۳۰/۵/۲۹ھ

۲۰۰۹/۵/۲۵ء
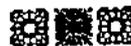
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين.

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾ [الأحزاب: ٢١]

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے، ہر شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔''

بلا شبہ کلام اللہ دین و شریعت کی اساس و بنیاد ہے اور دنیا کے لیے ضابطہ حیات ہے، مگر اس کے اکثر احکام مجمل ہیں، جن کی تشریح حدیث ہی کا وظیفہ ہے، اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنی کتاب قرآن مجید کی حفاظت کی ہے، اسی طرح اس کی شرح یعنی رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی بھی حفاظت کی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج نبی کریم ﷺ کے ہزارہا اقوال و افعال کا مجموعہ احادیث صحیحہ کی صورت میں ہمیں ملتا ہے، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظتِ حدیث کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ ﴾ (النساء: ١٠٥)

'' اے محبوب! بے شک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح اللہ تمہیں دکھائے۔''

امام جلال الدین سیوطی اسی کے بارہ میں لکھتے ہیں:

''فإن أعياه ذلك طلبه من السنة فإنها شارحة للقرآن وموضحة له،

وقد قال الشافعي: كل ما حكم به رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مما فهمه من القرآن، قال تعالىٰ: ﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ﴾ في آيات آخر، وقال صلى الله عليه وسلم: ألا إني أوتيت القرآن و مثله معه، يعني سنة."

(الإتقان: ٢/ ١٧٦)

''یعنی قرآن میں جو مسئلہ نہ ملے تو حدیث میں تلاش کرے، کیونکہ حدیث قرآن کی شرح وتفسیر ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حدیثوں میں جو بھی احکام بیان کیے ہیں، وہ سب قرآن ہی سے ماخوذ ومفہوم ہیں، پھر آپ نے مذکورہ آیت نقل کی: ﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ﴾ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قرآن اور دوسری اس جیسی واجب الاتباع ایک اور چیز یعنی سنت مجھے دی گئی ہے۔''

ان احادیث نبویہ کو جمع کرنے والے محدثین میں امام المحدثین، امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری ہیں، جن کی جمع شدہ احادیث کا مجموعہ "أصح الكتب بعد كتاب الله صحيح البخاري" ہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے غلام رسول سعیدی حنفی لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ اپنے پیش روائمہ کی آرزو، اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لیے سراپا رشک تھے، ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی رحمہ اللہ کا فن حدیث میں چرچا تھا، لیکن جب آسمان علم حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ کا سورج طلوع ہوا، تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے

گئے، صحیح مجرد میں سب سے پہلے انہوں نے مجموعہ حدیث پیش کیا۔"
(تذکرہ محدثین لسعیدی: ۱۷۱)

محمد قاسم علی بجنوری حنفی (مدرس مدرسہ عالیہ انڈیا) لکھتے ہیں:

"علماء اہل ہند کا سلسلہ سندِ حدیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر ختم ہوجاتا ہے اور پھر ولی اللہ سے امام بخاری رحمہ اللہ و امام ترمذی رحمہ اللہ تک ہے اور پھر تیسرا سلسلہ امام بخاری رحمہ اللہ و امام ترمذی رحمہ اللہ سے آقائے نامدار جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی، شیخ الاسلام نمبر: ۱۴۹)

یعنی اہل ہند کا سلسلہ سندِ حدیث امام بخاری کے واسطے کے بغیر نامکمل ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت و عظمت کو اجاگر کرنے کی پاداش میں حاکم وقت کے قہر و غضب کا نشانہ بنے۔ جیسا کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"كان سبب منافرة أبي عبد الله أن خالد بن أحمد الذهلي الأمير خليفة الطاهرية ببخارى، سأل أن يحضر منزله فيقرأ الجامع والتاريخ على أولاده، فامتنع عن الحضور عنده، فراسله بأن يعقد مجلساً لأولاده لا يحضره غيرهم، فامتنع، وقال: لا أخص أحداً." (سير أعلام النبلاء: ۱۰/ ۳۱۷)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے شاہی محل میں جاکر صحیح بخاری و تاریخ کبیر پڑھانے سے یہ کہتے ہوئے انکار کردیا کہ میں علمِ دین کو ذلیل کرکے کسی امیر کے گھر پر نہیں لے جا سکتا اور موصوف نے دوسرا شاہی فرمان یہ کہتے ہوئے قبول نہ کیا کہ چند اشخاص کو سماع حدیث کے ساتھ خاص نہیں کروں گا۔ یعنی حدیث کے پڑھانے میں امیر غریب کی تمیز نہیں کروں گا، حدیث نبوی غریب اور شاہ زادے اکٹھے بیٹھ کر پڑھیں گے۔

حدیث کی سب سے صحیح ترین کتاب جمع کرنے کی آرزو امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد

عظیم محدث اسحاق بن راہویہ نے کی، جس کا تذکرہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں کیا کہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كنت عند إسحاق بن راهويه فقال بعض أصحابنا: لو جمعتم كتاباً مختصراً لسنن النبي صلى الله عليه وسلم، فوقع ذلك في قلبي، فأخذت في جمع هذا الكتاب." (سير أعلام النبلاء: ١٠/ ٢٨٢)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے استاد محترم کی آرزو کو عملی جامہ پہناتے ہوئے احادیث نبویہ کا ایسا صحیح مجموعہ مرتب کیا جو "أصح الكتب بعد كتاب الله" کے نام سے موسوم ہوا اور خود امام بخاری رحمہ اللہ إمام المحدثين، سلطان المحدثين، ناصر الأحاديث النبوية، ناشر المواريث المحمدية اور أمير المؤمنين في الحديث" وغیرہ القابات سے نوازے گئے۔

جس عظیم شخصیت کو اکابر علماء احناف نے امیر المؤمنین فی الحدیث، امام المحدثین، سلطان المحدثین، ناصر الاحادیث النبویہ اور ناشر المواریث المحمدیہ قرار دیا اور پھر اپنی کتب میں وہ خواب بیان کیے، جو اس کی عظمت کو مزید دوبالا کرتے ہیں، مثلاً خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مکھیاں اڑانا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانوں پر اپنے قدم رکھنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امام بخاری رحمہ اللہ کو سلام کہنا اور امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتظار کرنا وغیرہ جو مفصل اس کتابچہ میں آپ کو نظر آئیں گے، اور پھر امام بخاری رحمہ اللہ کی جمع کردہ احادیث نبویہ کا صحیح ترین مجموعہ جس کو اکابرِ احناف نے "أصح الكتب بعد كتاب الله" کہا، پھر اس کی جملہ احادیث کے صحیح ہونے پر اجماع نقل کیا، اس کا متواتر ہونا، اسے تلقی بالقبول حاصل ہونا اور اس کے جملہ راویوں کا ثقہ ہونا بھی تسلیم کیا، اور پھر خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح بخاری کو اپنی کتاب کہنا اور بیداری میں آٹھ افراد کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنا، اور ان میں

سے ایک کے حنفی ہونے کی بھی احناف نے تصدیق کی ہے، یہ سب کچھ آپ کو اس کتابچہ میں باحوالہ ملیں گے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ کچھ احناف نے منکرین حدیث کے نظریات کو تقویت پہنچانے کے لیے امام بخاری، صحیح بخاری اور اس کے راویوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا تا کہ عوام الناس کا اس صحیح ترین مجموعہ احادیث سے اعتماد ختم ہو جائے، پھر دوسری کتب احادیث کا کیا حال ہوگا جب کہ "أصح الكتب بعد كتاب الله" ہی مشکوک ہوگئی؟!

میں نے امام بخاری اور صحیح بخاری کا مقام و مرتبہ کتب احناف سے ان کے مقتدر اسلاف کے ارشادات باحوالہ تحریر کئے ہیں، تا کہ احناف ان سے مستفید ہو سکیں اور اکابرین احناف کے حقائق سے آشنا ہو کر قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کر سکیں، اور جن لوگوں نے محدثین کے خلاف کام کرنے کا مصمم ارادہ کیا ہے، وہ بھی اپنے اکابر کے ارشادات پڑھ کر محدثین کی گستاخیوں سے باز آ جائیں، ان کی خلاف ورزی کرنے سے اپنی زبان پر قدغن لگائیں اور آخر میں سرخروئی حاصل کریں۔

میں نے احناف کے اکابر کے فتوے بھی نقل کر دیئے ہیں، جو انہوں نے امت کے اجماع اور متواتر احادیث کے منکرین پر صادر کئے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کی بات کا انکار کرتا ہے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، کہیں منکرین حدیث بن کر اس زمرہ میں نہ آ جائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے نبی کی بات پر "آمنا و صدقنا" کہنے کی توفیق دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

[النساء: ۱۱۵]

''اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے جب کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہے، اور سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف چلے تو ہم اس کو وہی طرف حوالہ کریں گے جو اس نے اختیار کی اور ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے۔''

شبیر احمد عثمانی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اکابر علماء نے اس آیت سے یہ مسئلہ بھی نکالا کہ اجماع امت کا مخالف اور منکر جہنمی ہے، یعنی اجماع امت کو ماننا فرض ہے، حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جس نے جدا راہ اختیار کر لی وہ دوزخ میں جا پڑا۔'' (تفسیر عثمانی: ۱۲۷)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو اس پرفتن دور کے سیاہ و تاریک فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

والسلام

محمد ادریس ظفر

0344-7330913

پہلا باب

امام بخاری رحمہ اللہ کا تعارف، احناف کی زبانی

۱۔ ابن عابدین حنفی:

ابن عابدین حنفی لکھتے ہیں:

"الجامع المسند الصحيح لأمير المؤمنين، وسلطان المحدثين، الحافظ الشهير، الناقد البصير، من كان وجوده من النعم الكبرىٰ على العالم، الحافظ لسنة رسول الله ﷺ، الثبت الحجة، الواضح المحجة محمد بن إسماعيل البخاري، وقد أجمع الثقات علىٰ حفظه وإتقانه وجلالة قدره، وتميزه علىٰ من عداه من أهل عصره، وكتابه أصح الكتب بعد كتاب الله، وأصح من صحيح مسلم ومناقبه لا تستقصىٰ لخروجها عن أن تحصىٰ، وهي منقسمة إلى حفظٍ ودراية، واجتهاد في التحصيل، ورواية ونسك وإفادة وورع وزهادة وتحقيق وإتقان وتمكن وعرفان وأحوال وكرامات، وهذه عبارات ليست بكثيرة، ولكن معانيها غزيرة، وقد أفرد كثير من العلماء ترجمته بالتاليف، وأودعها في قالب الترصيف، وذكروا من كراماته ومناقبه وأحواله من ابتداء أمره إلىٰ آخر مآله، وما اختص به صحيحه من الخصوصيات المتكاثرة، ويعلم به السامع أن ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء من عباده، ويتيقن أنه معجزة للرسول

ﷺ حيث وجد في أمته مثل هذا الفريد العديم النظير، رحم الله روحهٗ ونور مرقده وضريحهٗ، وحشرنا في زمرته تحت لواء سيد المرسلين." انتهى (عقود اللآلي: ۱۰۲)

"جامع مسند صحیح جس کے مؤلف امیر المومنین، سلطان المحدثین، حافظ، مشہور، پرکھنے والے، تجربہ کار، جن کا وجود دنیا میں بہت بڑی نعمتوں میں سے تھا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے حافظ، نہایت معتبر راہ کے واضح کرنے والے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کہ تمام ثقہ لوگوں نے ان کے حفظ و اتقان، بزرگی وشان اور ان کے زمانہ والوں پر ممتاز ہونے پر اجماع کیا ہے، اور ان کی کتاب (صحیح بخاری) اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے، حتی کہ مسلم سے بھی صحیح ہے، ان کی تعریفیں بے حد ہیں کہ شمار نہیں کی جا سکتیں، وہ حفظ، درایت، اجتہاد، روایت، عبادت، افادہ، پرہیز گاری، زہد، تحقیق، اتقان، تمکن، عرفان، احوال اور کرامات پر منقسم ہیں، اور یہ عبارتیں بہت زیادہ نہیں ہیں، لیکن ان کے معانی بہت ہیں، بہت سے علماء نے ان کا ترجمہ اور حالات علیحدہ تالیف کیے ہیں اور اس کو قالب بیان میں لائے ہیں اور ان کی کرامات و مناقب اور حالات کو ابتدا سے انتہا تک ذکر کیا ہے، ان کی (جامع) صحیح کے اندر جو بہت سی خصوصیات ہیں، ان کو بھی ذکر کیا ہے، جس سے سننے والا معلوم کرلے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے دے، اور یقین کرلے گا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ کی امت میں ان جیسے نادر، نایاب اور بے مثل لوگ پائے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی روح پر رحم کرے اور ان کی خواب گاہ وقبر کو منور کرے اور ہم لوگوں کو ان کے زمرہ میں داخل کرکے سید المرسلین کے جھنڈہ کے نیچے محشور و مجتمع کرے۔"

۲۔ بدرالدین عینی حنفی:

بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

"الحافظ الحفيظ، الشهير المميز، الناقد البصير، الذي شهدت بحفظه العلماء الثقات، واعترفت بضبطه المشايخ الأثبات، ولم ينكر فضله علماء هذا الشأن، ولا تنازع في صحة تنقيده اثنان، الإمام الهمام حجة الإسلام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، أسكنه الله تعالىٰ بحابيح جنانه بعفوه الجاري."

(مقدمه عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۱/ ۱۹، ۲۰)

"حافظ، نگہبان، مشہور، تمیز کرنے والے، ناقد (تنقید کرنے والے)، تجربہ کار، جن کے حفظ کی شہادت معتبر علماء نے دی ہے، اور ان کے ضبط کا اقرار معتبر مشائخ نے کیا ہے اور اس فن (رجال حدیث) کے علماء نے ان کے فضل کا انکار نہیں کیا اور نہ ان کی تنقید کے صحیح ہونے میں دو شخصوں نے بھی اختلاف کیا ہے، امام، بزرگ، حجت اسلام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ خدا ان کو اپنی عفو جاری کے ساتھ اپنی جنت کے بیچ میں جگہ دے۔"

۳۔ محمد ادریس الکاندھلوی حنفی:

محمد ادریس الکاندھلوی حنفی لکھتے ہیں:

"هو الإمام الهمام، حافظ الإسلام، رأس الجهابذة النقاد الأعلام، شيخ الحديث، وطبيب علله في القديم والحديث، إمام الأئمة عجماً و عرباً، ذو الفضائل التي سارت الرواة بها شرقا وغربا، الحافظ الذي لا تغيب عنه شاردة، والضابط الذي استوت لديه الطارفة والتالدة أبو عبد الله محمد بن إسماعيل."

(مقدمه تحفة القارى لحل مشكلات البخاري: ۲)

''امام ہمام، حافظِ اسلام، بڑے بڑے ماہر ناقدین کے سردار، شیخ الحدیث، اگلوں اور پچھلوں میں علل حدیث کے طبیب، عرب وعجم کے اماموں کے امام، فضائل والے جن کو مشرق اور مغرب میں رواۃ نے چلایا ہے، ایسے حافظ جن سے کوئی چیز غیب نہیں ہے اور ایسے ضابط جن کے ہاں نئی اور پرانی چیزیں برابر ہیں، وہ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل ہیں۔''

۴۔ عبدالحی لکھنوی حنفی:

عبدالحی لکھنوی حنفی جن کے متعلق محمد ولی حنفی لکھتے ہیں:

عالم ربانی، فاضل لاثانی، حامی دین نبوی، حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی کا شمار برصغیر اور پاکستان کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے۔

(مقدمہ مجموعۃ الفتاوی)

وہ (عبدالحی حنفی) لکھتے ہیں:

"هو الإمام المتفق على جلالته، المجمع على عظمته، شيخ الإسلام الحافظ أبو عبد الله محمد بن إسماعيل."(عمدة الرعاية: ١/ ٣٩)

''شیخ الاسلام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل وہ امام ہیں، جن کی جلالت وعظمت پر اتفاق واجماع ہے۔''

۵۔ شبیر احمد عثمانی حنفی:

شبیر احمد عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ، نام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری الجعفی ہے، آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب امیر المومنین فی الحدیث ہے۔''

مزید لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بعد نماز جمعہ شہر بخارا میں پیدا ہوئے، ایک

طرف شوال ہے، جو اشہر حرم کا پہلا مہینہ ہے، اور دوسری طرف جمعہ ہے، جو دوسرے دنوں پر فضیلت رکھتا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی تاریخ پیدائش بھی ممتاز خصوصیت رکھتی ہے۔"

اسی صفحہ پر مزید لکھتے ہیں:

"امام بخاری رحمہ اللہ بچپن میں ہی کسی عارضہ کی وجہ سے نابینا ہوگئے تھے، اس المناک واقعہ سے والدہ کو شدید صدمہ پہنچا اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں رو رو کر بیٹے کی بینائی کے لیے دعائیں مانگیں، ایک مرتبہ خواب میں ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی، فرما رہے تھے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوگئیں اور تیرے اس لخت جگر کو پھر نور بصارت سے نوازا گیا ہے، چنانچہ صبح اٹھتی ہیں، تو دیکھتی ہیں کہ بیٹے کی دونوں آنکھیں بالکل بے عیب اور صحیح و سالم ہیں، اس کے بعد امام کی بصارت اس قدر بڑھ گئی کہ تاریخ کبیر کا مسودہ چاندنی راتوں میں تحریر فرمایا۔" (فضل الباري شرح صحيح البخاري: ١/ ٤٩)

شبیر احمد عثمانی حنفی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

كان البخاري حافظاً ومحدثاً
جمع الصحيح مكمل التحرير.

"بخاری رحمہ اللہ حافظ حدیث اور محدث تھے، انہوں نے ایسی صحیح کو جمع کیا جو کامل اور منقح ہے۔"

ميلاده صدق ومدة عمره
فيها حميد وانقضىٰ في نور

"ان کا سال ولادت صدق (۱۹۴ھ) ہے، مدت عمر حمید (۶۲ سال) ہے، اور سال وفات نور (۲۵۶ھ) ہے۔" (فضل الباری: ۱/ ۷۲)

یہی بات احمد علی سہارنپوری حنفی نے مقدمہ صحیح بخاری (۱/۳) اور انور شاہ کشمیری حنفی نے مقدمہ فیض الباری (۱ / ۳٤) میں لکھی ہے۔

شبیر احمد عثمانی حنفی مزید لکھتے ہیں:

امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی بعض اور بھی خصوصیات ہیں، جن کی وجہ سے ان کی تالیف "أصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ" کے معزز لقب سے سرفراز ہوئی۔ (فضل الباری شرح صحیح بخاری: ۱/ ٤۱۱)

۶۔ محمد طاہر رحیمی حنفی:

محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

"آپ کی رمز ولادت صدق ہے، رمز وفات نور ہے اور رمز مدت حیات حمید ہے۔"

(طاہر رحیمی حنفی کی کتاب "ما ينفع الناس في شرح قال بعض الناس" (ص: ۲۹)

۷۔ غلام رسول سعیدی حنفی:

غلام رسول سعیدی بریلوی حنفی لکھتے ہیں:

"امام مسلم رحمہ اللہ بے اختیار کہنے لگے: اے امام! میں شہادت دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شخص آپ کا مماثل نہیں ہے، اور جو شخص آپ سے بغض رکھے وہ حاسد کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔" (تذکرۃ المحدثین: ۱۸۰)

۸۔ احمد رضا شاہ بجنوری حنفی:

احمد رضا شاہ بجنوری حنفی داماد انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

"امام بخاریؒ کی شخصیت اتنی بلند و برتر ہے کہ ہم نے یا ہم سے قبل دوسروں نے ان پر یا ان کی صحیح و دیگر تالیفات پر جتنا بھی نقد کیا ہے، اگر اس پر اس سے دس بیس گناہ مزید بھی کر دیا جائے، تو اس تمام سے بھی ان کی بلند شخصیت یا صحیح بخاری کی عظمت مجروح نہیں ہوسکتی۔" (مقدمه أنوار الباري: ۲/ ٤۸)

۹۔ امیر علی حنفی:

امیر علی حنفی جن کے متعلق محمد حسن قلندرانی قاسمی حنفی لکھتے ہیں:

''حضرت علامہ مولانا امیر علی حنفی رحمہ اللہ مترجم فتاویٰ عالمگیری اور مترجم تفسیر مواہب الرحمٰن۔'' (غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت: ۱۷)

وہ (امیر علی حنفی) لکھتے ہیں:

''امام محمد بن اسماعیل بخاری امام ائمہ حدیث، حفظ و اتقان و نقد حدیث میں امت رسول ﷺ میں آپ معجزہ تھے۔'' (مقدمہ عین الهدایہ: ۱/ ۱۱۳)

۱۰۔ غلام رسول سعیدی حنفی:

غلام رسول سعیدی بریلوی حنفی لکھتے ہیں:

''احادیث کے پرکھنے میں امام بخاری رحمہ اللہ کا مقام سب سے اونچا ہے، چند مسامحات سے قطع نظر کہ کوئی بشر اس سے خالی نہیں، امام بخاری رحمہ اللہ کی فن حدیث میں انتہائی عظیم حیثیت ہے، انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث کہنا بجا ہے۔'' (تذکرۃ المحدثین: ۲۲۱)

۱۱۔ ترجمان دیوبند ماہانہ القاسم:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی دینی خدمت، علمی ثقاہت اور شان جلالت کی بدولت ان کی شخصیت ایک ایسا مرعوب کن تاریخی باب بن گئی، جس کی سلوٹوں میں بہت سی اہم علمی و دینی خدمات کا طول و عرض اور متعدد جلیل القدر شخصیتوں کا قد و قامت دبا ہوا محسوس ہوتا ہے۔'' (ترجمان دیوبند ماہانہ القاسم اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳۳)

۱۲۔ محمد اسماعیل سنبھلی حنفی:

محمد اسماعیل سنبھلی حنفی لکھتے ہیں:

"صداقت کے ساتھ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام بخاریؒ دونوں ثقہ، صدوق، عادل، ضابط، جید الحافظہ، عابد، زاہد اور عارف تھے، کوئی ان میں مجروح نہیں اور کسی کی حدیث قابل ترک نہیں۔" (تقلید ائمہ اور مقام ابوحنیفہ: ۱۵۰)

یہ: اسماعیل سنبھلی حنفی خود اسی کتاب (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) میں امام ابوحنیفہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"جن کے اقوال سے حضرت امام صاحب کا ناقص الحافظہ اور ضعیف الحدیث ہونا ثابت ہوتا ہے، ان کے نام بالاجمال یہ ہیں۔ ذہبی، نسائی، ابن عدی، بخاری، دارقطنی، بیہقی، ابن جوزی، علی بن المدینی، خطیب بغدادی، حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابن حجر، امام احمد بن حنبل، قاضی ابو یحییٰ زکریا بن محمد، مولانا شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، وکیع بن الجراح، طاؤس، زہری، ابو اسحاق فزاری، امام مسلم، ترمذی، ہشام بن عروہ، ابوداود، ابوحفص عمر بن علی، عبدالرؤف مناوی، جلال الدین سیوطی۔"

امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے، احناف کی زبانی

ا۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ:

علامہ ذہبیؒ جن کے متعلق محمد حسین نیلوی حنفی لکھتے ہیں:

''جب امام ذہبی اس کی تصحیح کر دیں، تو قطعی صحیح بن جائے گی، جس کا منکر کافر نہیں تو کم از کم فاسق ضرور ہوگا، کیونکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کا قول حجت ہے۔'' (ندائے حق: ۲۸۵)

وہ (علامہ ذہبی رحمہ اللہ) لکھتے ہیں:

''وكان إماماً، حافظاً، حجة، رأساً في الفقه والحديث، مجتهداً، من أفراد العالم مع الدين والورع والتألّه.''

''آپ امام، حافظ، حجت، چوٹی کے فقیہ ومحدث اور مجتہد تھے، نیز دین داری، تقویٰ و پرہیز گاری اور عبادت گزاری کے ساتھ ساتھ یگانہ روزگار تھے۔''

(الكاشف للذهبي: ۳/ ۱۸)

۲۔ رشید احمد گنگوہی حنفی:

رشید احمد گنگوہی جن کے متعلق عاشق الٰہی میرٹھی حنفی نے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے:

" قطب العالم، قدوة العلماء، غوث الأعظم، أسوة الفقهاء، جامع الفضائل والفواضل العلية، مستجمع الصفات والخصائل البهية السنية، حامي دين مبين، مجدد زمان، وسليتنا إلى الله الصمد الذي لم يلد ولم يولد، شيخ المشائخ ." (تذكرة الرشيد: ۲)

وہ (رشید احمد گنگوہی) لکھتے ہیں:

"الإمام البخاري عندي مجتهد برأسه، وهذا أيضا ظاهر من

ملاحظة تراجمه بدقة النظر." (لامع الدراري على جامع البخاري: ١٩)

"امام بخاری میرے نزدیک مجتہد مستقل ہیں اور یہ دقیق نظر کے ساتھ ان کے تراجم ابواب کے ملاحظہ سے ظاہر ہے۔"

۳۔عبدالرشید نعمانی حنفی:

محمد عبدالرشید نعمانی حنفی لکھتے ہیں:

"قال سليمان بن إبراهيم العلوي: البخاري إمام مجتهد برأسه كأبي حنيفة والشافعي و مالك و أحمد."(ما تمس إليه الحاجة: ٢٦)

"امام بخاری رحمہ اللہ ائمہ اربعہ ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کی طرح چوٹی کے مجتہد تھے۔"

۴۔انور شاہ کشمیری حنفی:

مولانا انور شاہ کشمیری حنفی جن کے متعلق انظر شاہ حنفی "نقش دوام حیات کشمیری" (ص: ۲۹۰) پر شیخ علی کا قول نقل کرتے ہیں:

"لو حلفت أنه أعلم بأبي حنيفة لما حنثت."

وہ (انور شاہ کشمیری حنفی) لکھتے ہیں:

"واعلم أن البخاري مجتهد لا ريب فيه." (مقدمہ فيض الباری: ١/ ٥٨)

"یہ بات جان لینی چاہیے کہ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد ہیں، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔"

ایک اور مقام پر امام بخاری کو شافعی المذہب کہنے والوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"لكن الحق أن البخاري مجتهد" (العرف الشذي: ١/ ١٢٦)

۵۔محمد زکریا حنفی:

محمد زکریا حنفی لکھتے ہیں:

"یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ اہل حدیث اور ائمہ محدثین مقلد تھے یا غیر مقلد؟ پھر مقلد ہونے کی صورت میں کس کی تقلید کرتے تھے؟ اس کے اندر علماء کا اختلاف ہے اور بات یہ ہے کہ جو آدمی بڑا ہوتا ہے اس کو ہر شخص چاہتا ہے کہ ہماری پارٹی میں شامل ہو جائے، کیونکہ اس میں تجاذب اور کشش بہت ہوتی ہے اور ہر ایک اپنی طرف کھینچتا ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق غیر مقلدین تو کہتے ہیں کہ وہ غیر مقلد تھے اور مقلدین ان کو مقلد مانتے ہیں، اسی طرح بہت سے شوافع نے اپنے طبقات میں ان کو شافعی تحریر کیا ہے، چکی کا پاٹ یہ ہے کہ امام بخاری پختہ طور پر مجتہد تھے۔" (تقریر بخاری شریف:۴۱)

۶۔ سلیم اللہ خان حنفی:

سلیم اللہ خان حنفی (مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی) لکھتے ہیں:

"بخاری مجتہد مطلق ہیں۔" (فضل الباري: ۱ / ۳۶)

۷۔ محمد عاشق الٰہی حنفی:

محمد عاشق الٰہی بلند شہری حنفی، محمد زکریا حنفی کی سوانح عمری میں لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ پختہ طور پر مجتہد تھے، اگر امام صاحب کو مقلد مان لیا جائے، تو یہ ہمارے جیسے مقلد نہیں کہلائیں گے کہ جو امام نے کہہ دیا بس اسی پر عمل کر لیا۔" (سوانح عمری محمد زکریا صاحب:۳۳۴)

۸۔ احمد رضا بجنوری حنفی:

احمد رضا بجنوری حنفی لکھتے ہیں:

"جامع صحیح بخاری مجموعی حیثیت سے اپنے بعد کی تمام کتابوں پر فوقیت و امتیاز رکھتی ہے، اس کے تراجم و ابواب کو بھی امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہی ذکاوت و دقتِ نظر کے باعث خصوصی فضیلت و برتری حاصل ہے، لیکن امام بخاری رحمہ اللہ

چونکہ خود درجہ اجتہاد رکھتے تھے، اس لئے انہوں نے جمع احادیث کا کام اپنے نقطۂ نظر سے قائم کئے ہوئے تراجم وابواب کے مطابق کیا۔"

(أنوار الباري شرح اردو صحيح بخاری:۲/ ۳٤)

۹۔علامہ اسماعیل عجلونی حنفی:

ابن عابدین شامی حنفی کے استاذ علامہ اسماعیل عجلونی حنفی لکھتے ہیں کہ:

"كان مجتهداً مطلقا." (الفوائد الدراري بحواله الكوثر الحاري: ۷)

۱۰۔محمد عبدالقوی حنفی:

محمد عبدالقوی حنفی لکھتے ہیں:

"جمہور علماء کی تحقیق میں امام بخاری مجتہد ہیں۔" (مفتاح النجاح: ۲۸)

۱۱۔محمد صدیق حنفی:

محمد صدیق حنفی لکھتے ہیں:

"امام بخاری مجتہد ہیں، بعض نے کہا شافعی المسلک ہیں، لیکن راجح یہی ہے کہ مجتہد ہیں۔" (الخير الساري في تشريحات البخاري: ٦٨)

۱۲۔عبدالحی لکھنوی حنفی:

عبدالحی حنفی لکھتے ہیں:

"فقد وجد بعدهم أيضا أرباب الاجتهاد المستقل كأبي ثور البغدادي وداود الظاهري و محمد بن إسماعيل البخاري وغيرهم على ما يخفىٰ على من طالع كتب الطبقات." (النافع الكبير: ١٦)

"ان کے بعد بھی اجتہادِ مستقل والے حضرات ہوئے ہیں، جس طرح کہ ابو ثور بغدادی، داود ظاہری اور محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ ہیں، جس نے کتب طبقات کا مطالعہ کیا ہے، اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔"

۱۳۔ ابو الحسن سندھی حنفی:

ابو الحسن سندھی حنفی حاشیہ بخاری (مصری) میں قول فیصل لکھتے ہیں:

"والصحيح أنه مجتهد." (بحواله الكوثر الجاري لأبي القاسم بنارسی: ۷)

"صحیح بات یہ ہے کہ وہ مجتہد تھے۔"

۱۴۔ قاری محمد طیب حنفی:

قاری طیب حنفی لکھتے ہیں:

"امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ صفت تمام محدثین کرام میں امتیازی طور پر معروف ہے، نسائی رحمہ اللہ کو کہتے ہیں کہ انہوں نے امام بخاری رحمہ اللہ کا کچھ نقش قدم اختیار کیا، مگر بہر حال اصل اصل ہے، فرع فرع ہے، صنع بخاری یہ بہت اونچی چیز ہے اور تراجم بخاری یہ تو فی الحقیقت فقہ کا ایک مستقل باب ہے، "فقه البخاري في تراجمه" تو امام بخاری رحمہ اللہ محدث بھی ہیں اور فقیہہ بھی ہیں، نیز اجتہاد کے رتبے کو پہنچے ہوئے ہیں۔"

(خطبات حكيم الإسلام: ۵/ ۴۵۶)

۱۵۔ نور الحق حنفی:

نور الحق حنفی لکھتے ہیں:

"وے درزمان خود در حفظ احادیث واتقان آں وفہم معانی کتاب وسنت وحدت ذہن وجودت قریحت ووفور فقہ وکمال زہد وغایت ورع وکثرت اطلاع برطرق حدیث وعلل آں ودقت نظر وقوت اجتہاد واستنباط فروع از اصول نظیرے نداشت۔"

"وہ اپنے زمانہ میں حدیث کے حفظ و اتقان، معانی کتاب وسنت کے فہم، ذہن کی تیزی، حافظہ کی عمدگی، وفور فقہ، کمالِ زہد، غایت ورع، اسانید وعللِ حدیث پر کثرت اطلاع، دقتِ نظر، قوتِ اجتہاد اور اصول سے فروع استنباط کرنے میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔"

امام بخاری کسی فقہی مذہب کے پابند نہ تھے، احناف کی زبانی:

۱۔ قاضی عبدالرحمٰن حنفی فاضل دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

"بعض فقہی مسائل میں امام شافعی رحمہ اللہ کی موافقت کی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ کو شافعی کہنے کا جواز نکل سکتا ہے اور اسی طرح بعض قرائن سے انہیں حنبلی کہا جا سکتا ہے، تو اسحاق بن راہویہ کا شاگرد ہونے کی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ کو حنفی المسلک بھی کہا جا سکتا ہے، پھر بہت سے مسائل میں امام بخاری رحمہ اللہ نے امام شافعی کی مخالفت اور حنفیہ کی تائید بھی کی ہے، انہوں نے جس طرح احناف سے اختلاف کیا ہے، اسی طرح شوافع سے بھی کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے تراجم ابواب میں جو بالغ نظری پائی جاتی ہے، اس کے پیش نظر ان کو کسی مسلک کا پابند نہیں کہا جا سکتا، وہ کسی مسلک کے متبع نہ تھے، بلکہ خود ایک مجتہد کی شان رکھتے تھے۔" (فضل الباري: ١/ ٦٤)

۲۔ انور شاہ کشمیری حنفی جن کے متعلق مولانا اشرف علی تھانوی حنفی کہتے ہیں:

"إن وجود مثله في الملة الإسلامية آية علىٰ أن الإسلام دين حق و صدق."

(ترجمه صاحب العرف الشذی علی جامع الترمذی، مکتبه رحمانیه لاهور)

وہ (انور شاہ کشمیری حنفی) لکھتے ہیں:

"واعلم أن البخاري مجتهد لا ريب فيه، وما اشتهر أنه شافعي فلموافقته إياه في المسائل المشهورة وإلا فموافقته للإمام الأعظم ليس بأقل مما وافق فيه الشافعي، وكونه من تلامذة الحميدي لا ينفع لأنه من تلامذة إسحاق بن راهويه أيضاً فهو حنفي، فعده شافعياً باعتبار الطبقة ليس بأولىٰ من عده حنفيا."

(فيض الباري: ١/ ٥٨)

عبارت مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے، اس میں کوئی شک وشبہ

نہیں ہے، اور یہ جو مشہور ہے کہ آپ شافعی ہیں، تو وہ مسائل مشہورہ میں امام شافعی رحمہ اللہ سے موافقت کی وجہ سے ہے، اگر یہ بات کہی جائے کہ امام بخاری رحمہ اللہ امام حمیدی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، جو کہ شافعی ہیں، تو یہ بات بھی اس کے لیے دلیل اور فائدہ مند نہیں ہے، کیونکہ آپ اسحاق بن راہویہ کے بھی شاگرد ہیں، جو کہ حنفی ہیں، رہی بات امام شافعی سے موافقت والی تو آپ نے بہت سے مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی موافقت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کا نظریہ، احناف کی زبانی:

شبیر احمد عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الجامع الصحیح" کے متعدد مقامات خصوصاً "کتاب الحیل" و "کتاب الإکراہ" میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر کچھ تعریضیں کی ہیں، یہ صحیح ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کے ہمعصر مشہور حنفی فقیہ ابوحفص کبیر میں کچھ کشاکش تھی، لیکن اس کو ان تعریضات کا سبب اور باعث قرار دینا غلط ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کو جو مسلک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا پہنچا اور جس طرح انہوں نے سمجھا اس بنا پر اعتراض کیا، جو سراسر نیک نیتی سے تھا، لیکن ہمارے لیے دونوں کی عظمت بالکل مسلمہ ہے، ایک کی حمایت میں دوسرے کی تنقیص کرنا مسلک حق کے خلاف ہے اور ہمیشہ زائغین کا شیوہ رہا ہے، اس بارے میں اہل حق کو بہت احتیاط کرنی چاہیے۔''

آگے وضاحت کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

''ہم امام بخاری رحمہ اللہ کو ان کے فنِ حدیث میں امام تسلیم کرتے ہیں، ان کے اقوال کو سند مانتے ہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ان کے فن فقہ میں امام مانتے ہیں۔''

(فضل الباری شرح صحیح البخاری: ١/ ٦٤، ٦٥)

امام بخاری رحمہ اللہ کے فضائل، احناف کی زبانی:

١۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جن کو سرفراز صفدر حنفی نے "أحسن الکلام" (ص: ١٠٦) پر حافظ الدنیا کے لقب سے نوازا ہے، وہ (ابن حجر رحمہ اللہ) امام بخاری کے متعلق لکھتے ہیں:

"ولو فتحت باب ثناء الأئمة عليه ممن تأخر عن عصره لفني القرطاس، ونفدت الأنفاس، فذاك بحر لا ساحل له."

(هدي الساري: ١/ ٤٨٥)

۲۔ غلام رسول سعیدی حنفی اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امام بخاری کی اس قدر مدح وثناء کی گئی ہے کہ قرطاس وقلم ختم ہوسکتے ہیں، لیکن اس کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ بحر ہے، جو اپنا ساحل ہی نہیں رکھتا۔'' (تذکرۃ المحدثین لسعیدی: ۱۸۷)

۳۔ شبیر احمد عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''بعض محدثین نے بخاری رحمہ اللہ کے متعلق کہا ہے:" لم يخلق إلا للحديث" یعنی امام بخاری رحمہ اللہ صرف حدیث کی خدمت کے لیے پیدا کیے گئے تھے۔''

(فضل الباری: ۵۴)

۴۔ احمد علی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"قال الفربري: رأيت محمد بن إسماعيل البخاري في النوم خلف النبي صلى الله عليه وسلم، والنبي يمشي، كلما رفع قدمه وضع البخاري قدمه في ذلك الموضع." (مقدمہ صحیح بخاری: ۱/ ۳)

۵۔ محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

''ابوجعفر محمد بن ابی حاتم وراق بخاری کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں موصوف کو آنحضرت کے پیچھے قدم بہ قدم چلتے ہوئے دیکھا کہ جہاں حضور قدم رکھتے وہیں حضرت الامام اپنا قدم رکھتے۔''

(ما ینفع الناس فی شرح قال بعض الناس: ۲۸)

۶،۷۔ یہی بات غلام رسول سعیدی نے ''تذکرۃ المحدثین'' (ص: ۱۹۲) اور عبدالقوی حنفی نے "مفتاح النجاح" (ص: ۳۱) میں لکھی ہے۔

۸۔ قاضی عبدالرحمٰن فاضل دیوبند نے الشیخ السید محمود بن نذیر الطرازی حنفی کا قصیدہ نقل کیا

ہے، جس میں وہ لکھتے ہیں:

إمام جلیل حافظ و محدث
أفاد جمیع المسلمین وأرشدا

''محمد بن اسماعیل بخاری بڑے جلیل القدر امام اور محدث ہیں، تمام دنیا کے مسلمانوں کو آپ نے فیض پہنچایا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔'' (فضل الباری: ۲۸)

۹۔ سلیم اللہ خان حنفی (مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی) لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کا درجہ تمام محدثین میں بلند ہے، ضبط و اتقان، اجتہاد و استنباط، تحقیق و تدقیق میں ان کی نظیر نہیں، متون حدیث کے حفظ میں جس طرح وہ سب پر فوقیت رکھتے ہیں، اسی طرح اسانید و طرق اور ان سے متعلقہ جملہ علوم میں ان کا امتیاز مسلّم الثبوت ہے، قدرت نے امام بخاری رحمہ اللہ کو شروع سے اس عظیم خدمت کے لیے چنا تھا۔'' (فضل الباري: ۱/ ۳۵)

۱۰۔ سرفراز صفدر گکھڑوی حنفی لکھتے ہیں:

''أمیر المؤمنین فی الحدیث حضرت محمد بن اسماعیل البخاری۔''

(طائفہ منصورہ: ۲۸، ۱۱۰)

۱۱۔ احمد رضا بجنوری حنفی لکھتے ہیں:

''فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند پایہ احادیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے جس حسن و خوبی وصحت کے ساتھ مرتب فرمایا، اس کی نظیر اول و آخر میں نہیں ہے۔''

(انوار الباری کی ہر جلد کا آخری صفحہ سطر ۱۸)

۱۲۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ جن کے متعلق سرفراز گکھڑوی حنفی لکھتے ہیں:

''علامہ ذہبی رحمہ اللہ جن کے بعد آج تک کوئی ناقد رجال پیدا نہیں ہوا۔''

(أحسن الکلام: ۱/ ۱۰۶، طائفہ منصورہ: ۸۱)

وہ (علامہ ذہبی رحمہ اللہ) لکھتے ہیں:

"قال ابن خزيمة: ما تحت أديم السماء أعلم بالحديث من البخاري." (تذكرة الحفاظ: ٢/ ٥٥٦، سير أعلام النبلاء: ١٠/ ٢٩٩)

''ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے امام بخاری رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں۔''

١٣۔ حافظ ابن حجر جن کے متعلق عبدالحی لکھنوی حنفی لکھتے ہیں:

"كل تصانيفه تشهد بأنه إمام الحفاظ، محقق المحدثين، زبدة الناقلين، لم يخلف بعده مثله." (الفوائد البهية في تراجم الحنفية: ١٦)

وہ ابن حجر لکھتے ہیں:

"قال الحاكم: سمعت أبا الطيب يقول: سمعت ابن خزيمة يقول: ما رأيت تحت أديم السماء أعلم بحديث رسول الله ﷺ ولا أحفظ له من البخاري." (تهذيب التهذيب: ٩/ ٥٢)

١٤۔ احمد علی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"قال الإمام محمد بن إسحاق بن خزيمة: ما رأيت تحت أديم السماء أعلم بحديث رسول الله ﷺ من محمد بن إسماعيل البخاري." (مقدمة صحيح بخارى: ١/ ٣)

١٥،١٦۔ یہی بات ملا علی قاری حنفی نے "مرقاة المفاتيح" (١/ ٥٦) اور اللہ وسایا حنفی نے ماہنامہ "لولاك" (رجب ١٤٢٣ھ، ص: ٢٩) میں لکھی ہے۔

١٧۔ ابو زین العابدین محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں کہ فلاس کا قول ہے:

"كل حديث لا يعرفه البخاري فليس بحديث." اور ابن خزیمہ کا قول ہے:

"ما رأيت تحت أديم السماء أعلم بالحديث من محمد بن إسماعيل البخاري." (ما ينفع الناس في شرح قال بعض الناس: ٣٤)

١٨۔ محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

''حاکم ابو احمد کا قول ہے کہ بخاری رحمہ اللہ محدثین کے امام ہیں، ان کے بعد جتنے حضرات نے بھی حدیث میں تصنیفات کی ہیں، حقیقتاً انہوں نے وہ بخاری رحمہ اللہ کی جامع ہی سے اخذ کی ہیں۔'' (ما ينفع الناس في شرح قال بعض الناس: ۲۷)

۱۹۔ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"قال السيد جمال الدين المحدث: يقال له: أمير المؤمنين في الحديث، وناصر الأحاديث النبوية، وناشر المواريث المحمدية، قيل: لم ير في زمانه مثله من جهة حفظ الحديث وإتقانه وفهم معاني كتاب الله وسنة رسوله، ومن حيثية حدة ذهنه ودقة نظره ووفور فقهه وكمال زهده وغاية ورعه وكثرة اطلاعه علىٰ طرق الحديث وعلله وقوة اجتهاده واستنباطه."

(مرقاة المفاتيح: ۱/ ۵۳)

''سید محدث جمال الدین نے کہا کہ اس کو حدیث میں مومنین کے امیر، نبوی حدیثوں کے مدد کرنے والے، پھیلانے والے محمدی میراثوں کے کہا گیا ہے، ان کے زمانہ میں مثل ان کا نہیں دیکھا گیا، حفظ حدیث اور اتقان حدیث اور سمجھنے معانی قرآن و حدیث کے جہت سے اور بحیثیت تیزی ذہن و باریکی نظر و زیادتی فقہ اور کمال زہد اور غایت پرہیزگاری اور بہت اطلاع حدیث کی سندوں پر اور حدیث کی علتوں پر اور قوت اجتہاد اور استنباط ان کا۔''

ملا علی قاری حنفی عظمت بخاری کو واضح کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

"وكل من أتىٰ بعده، وصنف كتابا في الحديث وأفرده، ففي الحقيقة إنما أخذهٗ عنه فالفضل للمتقدم." (مرقاة المفاتيح:۱/ ۵۹)

تنبیہ: احناف یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی مصنف کسی کا قول نقل کرے اور اس کا رد نہ کرے تو مصنف کا بھی وہی نظریہ ہوتا ہے، جیسا کہ سرفراز صفدر حنفی لکھتے ہیں:

''جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔'' (تفریح الخواطر : ۲۹)

اس لیے میں نے اس طرح کے حوالے پیش کیے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا اسلوبِ نقد و جرح:

شبیر احمد عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''محدثین کرام نے سرور دو عالم ﷺ کے اقوال و اعمال، آپ کے پیغام اور آپ کی زندہ جاوید شخصیت کی ہر ادا کو بہ تمام و کمال محفوظ رکھنے کی جہاں کوششیں کی ہیں، وہاں رواۃِ حدیث کے سلسلے میں نقد و جرح اور تفتیش و احتیاط کے پیمانے بھی ان کے سامنے رہے ہیں، اس چھان بین اور جرح و تعدیل کا سلسلہ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور ہی میں شروع ہوگیا تھا، یہی وہ پیمانہ ہے، جس نے کتاب اللہ کے علاوہ پیغمبر اسلام ﷺ کے اقوال و اعمال کی بھی حفاظت کر دی، اور اس کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین تک کی علمی کاوشیں محفوظ ہوگئیں، حدیث بیان کرنے والے حضرات کی ثقاہت و صداقت صحابہ ہی کے دور میں پیش نظر رہی ہیں، پھر خلفائے راشدین کے عہد میں تدوین حدیث کی ابتدا ہوئی، تو اس وقت بھی رواۃ حدیث کے سلسلے کو جرح و تعدیل کا ایک زریں سلسلہ بنا دیا گیا، اور جوں جوں قرن نبوت سے بُعد ہوتا گیا، اس نقد و جرح کے سلسلے میں تشدد آتا گیا، احادیث کے سلسلہ میں تحقیق و تنقید کی جو اساس ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے قائم فرمائی تھی، تابعین نے اس سلسلے کے اصول وضوابط اسی اساس پر مرتب فرمائے اور تبع تابعین نے اس تحقیق و تنقید کو ایک مستقل فن کی حیثیت دی، محدثین کو جہاں رسول اکرم ﷺ کی احادیث کی قدر دانی و گرویدگی کا شرف حاصل تھا، وہاں احادیث کے سلسلے میں رواۃِ حدیث پر بے لاگ تنقید بھی کرتے تھے، امام بخاری رحمہ اللہ اس مسئلے میں بھی جماعت محدثین کے سرخیل ہیں۔'' (۵۴/۱)

نبی کریم ﷺ کا امام بخاری رحمہ اللہ کو سلام کہنا:

۱۔ محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

خطیب نے محمد بن یوسف فربری سے روایت کیا کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی، آپ نے پوچھا " أين ترید" میں نے عرض کیا: " أريد محمد بن إسماعيل " آپ نے فرمایا:" أقرئه مني السلام"

(ما ینفع الناس في شرح قال بعض الناس: ۲۸)

۲۔ غلام رسول سعیدی حنفی بریلوی لکھتے ہیں:

"فربری کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں، حضور ﷺ نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا، محمد بن اسماعیل کے پاس، آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا۔"

(تذکرۃ المحدثین لسعیدی: ۱۹۲)

نبی کریم ﷺ کا مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام بخاری رحمہ اللہ کا انتظار فرمانا:

۱۔ احمد علی حنفی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"قال بعضهم: رأيت النبي صلى الله عليه في المنام، ومعه جماعة من الصحابة، وهو واقف، فسلمت عليه، فرد عليه السلام، فقلت: ما وقوفك هنا يا رسول الله؟ قال: أنتظر محمد بن إسماعيل، قال: فلما كان بعد أيام بلغني موته، فنظرت فإذا هو قد مات في الساعة التي رأيت النبي صلى الله عليه وسلم."

(مقدمہ صحیح بخاری لأحمد علی سہارنپوری: ۱ / ۳)

۲،۳۔ یہی بات ملا علی قاری حنفی نے "مرقاۃ المفاتیح" (۱ / ۵۷) اور عبدالقوی حنفی نے مفتاح النجاح (ص: ۳۱) میں لکھی ہے۔

۴۔ شبیر احمد عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''خطیب عبدالواحد بن آدم کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں چند صحابہ کی معیت میں کسی کا منتظر دیکھا، السلام علیکم عرض کرنے کے بعد میں نے عرض کیا، حضور ﷺ آپ کس کے منتظر ہیں؟ ارشاد فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کا انتظار کر رہا ہوں، کچھ ایام کے بعد جب امام بخاری رحمہ اللہ کے وصال کی خبر پہنچی، تو میں نے اسی وقت خواب کے وقت اور تاریخ کے بارے میں سوچا، امام رحمہ اللہ کے وصال کا وہی وقت تھا۔'' (فضل الباری: ۱/ ۷۲، ما ینفع الناس في شرح قال بعض الناس)

۵،۶۔ یہی بات غلام رسول سعیدی حنفی نے "تذکرۃ المحدثین" (ص: ۱۹۲) اور انوار خورشید حنفی نے ''غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں (ص:۷۵) درج کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی قبر کی مٹی سے مشک سے بڑھ کر خوشبو مہکتی رہی:

۱۔ احمد علی حنفی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"ولما صلیٰ علیه، ووضع في حفرته، فاح من تراب قبره رائحة طيبة كالمسك، وجعل الناس يختلفون إلیٰ قبره مدة، يأخذون من تراب قبره، ويتعجبون من ذلك، ولنعم ما قيل: ؎

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(مقدمہ صحیح بخاری: ۱/ ۳)

۲۔ یہی بات ملا علی قاری حنفی نے "مرقاۃ المفاتیح "(۱/ ۷۵) میں لکھی ہے۔

۳۔ محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

''مدت دراز تک امام موصوف کی قبر کی مٹی میں سے عطر سے بڑھ کر مشک کی خوشبو مہکتی رہی، اور اہل بخارا بطور تبرک اس مٹی کو اٹھا کر لے جاتے، شادی بیاہ کے موقعہ پر دلہن کے عطر میں ملانے کے لیے بخاری رحمہ اللہ کے مرقد کی مٹی لے جایا کرتے تھے، کیونکہ اس مٹی کی خوشبو تمام عطروں سے بڑھ کر دلآویز تھی،

عظمت بخاری رحمہ اللہ کا احساس واعتراف، احناف کی زبانی:

۱۔ احمد رضا خان حنفی بریلوی لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے انتقال فرمایا، نوے ہزار شاگرد محدث تھے۔''

(ملفوظات أحمد رضا: ۱۷۲)

۲۔ شاہ عبدالعزیز دھلوی حنفی لکھتے ہیں:

''از فربری نقل کردہ است کہ صحیح بخاری را از بخاری بلا واسطہ نود ہزار کس سماعت دارند۔''

(عجالہ نافعہ: ٤)

۳۔ امیر علی حنفی لکھتے ہیں:

''شیخ ثقہ فربری نے بیان کیا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کو ان سے حیات میں نوے ہزار آدمیوں نے سنا اور آپ کے مناقب مطولات میں مذکور ہیں۔''

(مقدمہ عین الھدایہ: ۱/ ۱۱۳)

۴۔ محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

''امام بخاری کی زندگی میں نوے ہزار سے زائد افراد نے بلا واسطہ آپ سے صحیح بخاری سنی، جس میں آخری راوی فربری ہے۔''

(ما ینفع الناس في شرح قال بعض الناس: ۳۱)

۵، ۶، ۷۔ یہی بات انوار خورشید حنفی نے ''غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں'' (ص:۸۵) عبدالقوی حنفی نے مفتاح النجاح (ص:۲۷) اور اللہ وسایا حنفی نے ماہنامہ ''لولاک'' (رجب ۱۴۳۲ھ، ص:۲۸) میں درج کی ہے۔

بخاری شریف نسخہ شفاء، احناف کی زبانی:

۱۔ انور شاہ کشمیری کے داماد و شاگرد احمد رضا شاہ بجنوری حنفی نے لکھا ہے:

''ایک نسخہ شفاء مصائب و مشکلات کے وقت علمائے کرام نے بخاری شریف پڑھنے کا معمول رکھا ہے، اور یوں بھی پڑھے تو سرور کائنات ﷺ سے شرف ہم کلامی کی برکت

حاصل ہو، سنیئے تو مبارک ارشادات کے انوار سے منور ہوئیے، گھر میں رکھیئے تو خیر و برکت کا عظیم سرمایہ، دین و دنیا کی سب سے بڑی عزت و سعادت اور قابل فخر دولت ہے۔''

(أنوار الباري: ۱/ ۳۰، سطر: ۱۲، ۱۳)

۲۔ محمد عاشق الٰہی بلند شہری حنفی، محمد زکریا حنفی کی سوانح عمری میں لکھتے ہیں:

''علماء نے بخاری شریف کی بہت سی فضیلتیں اپنے تجربات کے بعد لکھی ہیں، مثلاً جس جہاز میں بخاری شریف کا کوئی نسخہ ہو وہ جہاز سمندر میں نہیں ڈوبے گا، اور مثلاً یہ کہ دفع مشکلات کے واسطے بخاری کا ختم بہت مجرب ہے، کسی مریض کے لیے اس کا پڑھنا بہت نافع ہے، بارہا ہم نے تجربہ کیا ہے کہ مریض کے واسطے بخاری شریف کا ختم ہوا تو وہ شفایاب ہوگیا۔'' (سوانح عمری محمد زکریا: ۳۲۴)

تنبیہ: یہ احناف کا عقیدہ ہے، اہل حدیث ایسے عقیدے سے بری الذمہ ہیں۔

مزار بخاری رحمہ اللہ کی برکات، احناف کی زبانی:

۱۔ غلام رسول سعیدی حنفی لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی، تو مدت تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی، عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آکر امام رحمہ اللہ کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے۔''

مزید لکھتے ہیں:

''ابو الفتح سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے وصال کے دو سو سال بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط نمودار ہوگیا، لوگوں نے بارہا نماز استسقاء پڑھی، دعائیں مانگیں، مگر بارش نہ ہوئی، ایک مرد صالح قاضی شہر کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری رحمہ اللہ کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگو، شاید اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کر لے، قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کر لیا

ور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر حاضر ہوا، لوگوں نے وہاں گریہ وزاری کا ظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت خضوع وخشوع سے دعا مانگی اور امام بخاری رحمہ اللہ سے بولیت دعا کے لیے سفارش کی درخواست کی، اسی وقت آسمان پر بادل امڈ آئے اور سات ن تک لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لیے خرتنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل وگیا۔ (تذکرة المحدثین لسعیدی بریلوی: ۱۹۳)

۱۔ ملا علی قاری حنفی اس کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

”وبعد نحو سنتين من موته استسقىٰ أهل سمرقند مراراً فلم يسقوا، فقال بعض الصالحين لقاضيها: أرى أن تخرج بالناس إلىٰ قبر البخاري، ونستسقي عنده، فعسىٰ الله أن يسقينا، ففعل وبكىٰ الناس عند القبر، وتشفعوا بصاحبه، فأرسل الله تعالىٰ عليهم السماء بماء غزير، أقام الناس من أجله نحو سبعة أيام، لا يستطيع أحد الوصول إلىٰ سمر قند من كثرة المطر.“

(مقدمه مرقاة المفاتيح: ۱/ ۵۷)

۲۔ اسی بات کو انوار خورشید حنفی نے ”غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں“ (ص:۷٦، ۷۷) ذکر کیا ہے۔

تنبیہ: یہ احناف کا شرکیہ عقیدہ ہے کہ قبر سے فیض حاصل ہوتا ہے، اہلحدیث کا عقیدہ نہیں ہے۔
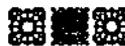
دوسرا باب

صحیح بخاری کا سببِ تصنیف، احناف کی زبانی

۱۔ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"قال البخاري: والحامل لي علیٰ تاليفه أنني رأيتني واقفا بين يدي النبي صلى الله عليه وبيدي مروحة أذب عنه فعبر لي بأني أذب عنه الكذب." (مرقاة المفاتيح: ۱/ ۵٤)

۲۔ احمد علی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"وروي عنه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، وكأني واقف بين يديه، وبيدي مروحة أذب عنه، فسألت بعض المعبرين، فقال: أنت تذب عنه الكذب، فهو الذي حملني علیٰ إخراج الصحيح." (مقدمہ صحیح بخاری: ۱/ ٤)

۳۔ احمد رضا خان بریلوی حنفی لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں حضور ﷺ کی مگس رانی کر رہا ہوں، خواب دیکھ کر پریشان ہوئے کہ مکھی تو جسم اقدس پر بیٹھی نہ تھی، علماء نے تعبیر فرمائی بشارت ہو تمہیں کہ احادیث میں جو غلط ہو گیا ہے، تم اسے پاک وصاف کرو گے۔'' (ملفوظات احمد رضا: ۱۷۲)

۴۔ محمد طاہر رحیمی حنفی لکھتے ہیں:

''اس سلسلہ میں میں (بخاری رحمہ اللہ) نے یہ خواب دیکھا کہ میں آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑا پنکھا جھل رہا ہوں اور مکھیاں اڑا رہا ہوں، فن تعبیر کے ماہرین سے جب اس کی تعبیر

پوچھی، تو انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کے کلام سے کذب و افتراء کی مکھیاں اڑاؤ گے، اور صحیح وضعیف احادیث میں تمیز کرو گے۔ كذا في تاريخ الخطيب۔"

(ما ينفع الناس في شرح قال بعض الناس: ۳۸)

۵،۶،۷،۸۔ یہی بات غلام رسول سعیدی حنفی نے "تذكرة المحدثين" (ص: ۱۹۵)

محمد صدیق حنفی نے "الخير الساري في تشريحات البخاري" (ص: ۷۳)

عبدالقوی حنفی نے "مفتاح النجاح" (ص: ۳٤) اور محمد عاشق الٰہی حنفی نے

"سوانح عمری محمد زکریا حنفی" (ص: ۳۳۶) میں درج کی ہے۔

صحیح بخاری کا نام، احناف کی زبانی:

۱۔ قاضی عبدالرحمٰن حنفی فاضل دار العلوم دیو بند لکھتے ہیں:

"صحیح بخاری کا اصلی نام "الجامع المسند من حديث رسول الله وسننه وأيامه" ہے۔" (مقدمہ فضل الباری: ۲۰)

۲۔ یہی بات عینی حنفی نے "عمدة القاری" (۱/ ۲٤) پر بھی لکھی ہے۔

۳۔ محمد عاشق الٰہی حنفی "سوانح عمری محمد زکریا حنفی" میں لکھتے ہیں:

"پہلے یہ سنو کہ اس کا نام " الجامع المسند من حديث رسول الله ﷺ وسننه وأيامه " ہے۔ جامع تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندر آٹھوں ابواب مذکور و موجود ہیں، اور مسند اس وجہ سے کہ جتنی روایات ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے بالرفع منقول ہیں، اور آثار وغیرہ جو ذکر فرمائے ہیں، وہ بالتبع آ گئے ہیں، اور صحیح اس وجہ سے فرمایا کہ اس کے اندر احادیث صحیحہ کا ہی ذخیرہ ہے اور کوئی راوی ان کی تحقیق کے مطابق ضعیف نہیں اور "من حديث رسول الله ﷺ" کی قید کو تو تم جانتے ہی ہو کہ اس کے اندر احادیث ہیں، اور "سننه" اس لیے بڑھایا تاکہ حضور ﷺ کی تقریرات بھی اس میں داخل ہو جائیں، اور "أيامه" سے مراد وہ وقائع اور حالات ہیں، جو حضور ﷺ کے مقدس زمانے میں پیش

آئے۔ بہت سی احادیث امام نے ایسی ذکر فرمائی ہیں، نہ تو وہ قولی ہیں، نہ فعلی اور نہ تقریری، وہاں بہت سے شراح کو اشکال ہو رہا ہے، لیکن اگر وہ پورا نام امام بخاری رحمہ اللہ کا ذہن میں رکھتے تو ان کو یہ اشکال نہ پیش آتا، اس کتاب کے مؤلف امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ ہیں۔(سوانح عمری محمد زکریا: ۳۲۴)

صحیح بخاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ہے، احناف کی زبانی:

۱۔ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"قال محمد بن أحمد المروزي: كنت نائما بين الركن والمقام، فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، فقال لي: يا أبا زيد! إلىٰ متى تدرس كتاب الشافعي ولا تدرس كتابي؟ فقلت: يا رسول الله! وما كتابك؟ قال: جامع محمد بن إسماعيل البخاري."

(مقدمه مرقاة المفاتيح: ۱/ ٦٠)

۲، ۳۔ یہی بات غلام رسول سعیدی حنفی نے "تذكرة المحدثين" (ص: ۹۸) اور عبدالقوی حنفی نے "مفتاح النجاح" (ص: ۳۸) میں ذکر کی ہے۔

۴۔ محمد عاشق الٰہی بلند شہری حنفی "سوانح عمری محمد زکریا حنفی" میں لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ ابو زید مروزی (ایک بڑے فقیہ) نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ شافعی کی کتابیں کب تک دیکھتے رہو گے، میری کتاب کیوں نہیں دیکھتے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کتاب کونسی ہے؟ فرمایا: بخاری شریف۔" (سوانح عمری محمد زکریا: ۳۲۴)

۵۔ قاری محمد طیب حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرنے میں یکتا ہیں کہ صحیح بخاری کے اندر جو حدیثیں ہیں، وہ ان کی شرائط پر منطبق ہیں، وہ نہایت ہی اونچی حدیثیں ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صحیح حدیث کسی اور کتاب میں نہیں ہے، مسلم میں بھی صحیح حدیثیں ہیں، ترمذی میں بھی صحیح

حدیثیں ہیں، نسائی میں بھی ہیں، تو صحیح حدیثیں اور کتابوں میں بھی ہیں، مگر جن شرائط اور محتاط طریقے سے امام بخاری رحمہ اللہ قبول کرتے ہیں، ان سب سے نیچے نیچے ہیں، ان کی نہایت پکی شرطیں ہوتی ہیں، ان میں کچھ کہنے سننے کی گنجائش نہیں ہوتی، تو امام بخاری رحمہ اللہ نے ایسی کڑی شرطیں روایت میں لگائی ہیں کہ وہ اور صحیحوں سے بڑھ کر روایت میں صحیح ہیں، جن کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کر دیا۔"

''اس لئے امت کا اس پر اجماع ہے: "أصح الكتاب بعد كتاب الله" کہ اللہ کی کتاب کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب بخاری ہے، کتاب اللہ کے بعد اس کا درجہ رکھا گیا ہے، اول تو طبعاً بھی بعد میں اس کا مرتبہ ہونا چاہیے، اس لئے کہ کتاب اللہ اس میں تو اللہ کا علم ہے، کتاب اللہ کہتے ہیں جس میں حق تعالیٰ کا علم ہو اور یہ (صحیح بخاری) در حقیقت کتاب الرسول ہے، ظاہر بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تو اللہ کے بعد ہی ہے، اس لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کا درجہ بھی اللہ کے بعد ہوا، تو اعلیٰ ترین صحت کتاب اللہ کی ہے، اس عالم میں کسی آسمانی کتاب کو یہ نصیب نہیں ہوئی۔" (خطبات حكيم الإسلام: ٤٤٢، ٤٤٣)

نکتہ لطیفہ:

صحیح بخاری کی عظمت کو احناف نے اس طرح بھی تسلیم کیا ہے کہ بعض نے بیداری میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صحیح بخاری پڑھنے کا دعویٰ کیا ہے، جس سے بخاری کی عظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی۔

آٹھ افراد نے بیداری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری پڑھی:

۱۔ انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

"والشعراني رحمه الله أيضاً كتب أنه رآه صلى الله عليه وسلم وقرأ عليه البخاري في ثمانية رفقة معه، ثم سماهم، وكان واحد منهم حنفياً، وكتب الدعاء الذي قرأه عند ختمه، فالرؤية يقظة

متحققة و إنكارها جهل." (فيض الباری: ۱/ ۲۰۴)

حاصل کلام یہ ہے کہ شعرانی نے لکھا ہے کہ اس نے اپنے آٹھ ساتھیوں سمیت نبی ﷺ کی زیارت کی اور آپ کو بخاری پڑھ کر سنائی، پھر ان کے نام بھی بتائے، جن میں ایک حنفی بھی تھا اور (شعرانی نے) وہ دعا بھی تحریر کی جو ختم بخاری پر پڑھی گئی، پس یہ رؤیت بیداری کی حالت میں ثابت ہے اور اس کا انکار جہالت ہے۔

۲۔ اشرف علی تھانوی حنفی جن کے متعلق ظفر احمد عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

"الإمام الهمام، مقدام العلماء الكرام، بهجة الأنام و شيخ الإسلام، حكيم الأمة المحمدية، مجدد الملة الإسلامية الحنفية، تاج الملة، سراج الأمة، التقي النقي، المحدث المفسر الفقيه الولي مولانا الحافظ الثقة الثبت الحجة." (قواعد في علوم الحديث: ۱۱)

وہ (اشرف علی تھانوی حنفی) لکھتے ہیں:

"مولانا قاسم نانوتوی نے فرمایا کہ میں راؤ عبداللہ سے ضرور ملوں گا، چنانچہ تشریف لے گئے اور ملے، راؤ صاحب نے فرمایا کہ آؤ حاجی قاسم صاحب، مولانا نے فرمایا کہ بھائی میں تمہارے لیے کیا دعا کروں؟ میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہان کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔" (أرواح ثلاثہ: ۲۷۲)

۳۔ غلام رسول سعیدی حنفی لکھتے ہیں:

انور شاہ کشمیری حنفی بیان کرتے ہیں کہ امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ جاگتے میں صحیح بخاری پڑھی ہے، ان آٹھ ساتھیوں میں ایک حنفی تھا۔" (تذکرۃ المحدثین لسعیدی: ۱۹۸)

تنبیہ: بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت کرنا یہ احناف کا عقیدہ ہے، اہلحدیث اس سے بری الذمہ ہیں، کیونکہ کتاب وسنت سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہے۔

عظمت بخاری کے بارے منظوم جذبات، احناف کی زبانی:

۱۔ ماہر القادری مدیر ماہانہ ''فاران'' لکھتے ہیں:

اس بات کی قرآن بھی دیتا ہے شہادت
ہے سنتِ محبوبِ خدا دین میں حجت
محفوظ ہے سینوں میں سفینوں میں یہ دولت
اے صلِّ علیٰ معجزۂ وحی نبوت
سنت کی ہیں تفصیل احادیث پیغمبر ﷺ
ایک ایک حدیث اپنی جگہ آیۂ حکمت
صحت میں ہیں ممتاز روایاتِ بخاری رحمہ اللہ
ہر قول ہے آئینہ انوار صداقت
یہ شرح و بیان اور یہ ابواب و تراجم
اللہ رے! ہر نکتہ غامض کی وضاحت

(فضل الباری: ۱/ ۲۷)

۲۔ قاضی عبدالرحمٰن فاضل دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

"تقريظ العلامة الأديب الأريب المشفق الحبيب صاحبُ القريحة النابغة والنظم العجيب الشيخ السيد محمود بن نذير الطرازي المدني المدرس بالمسجد النبوي الشريف .

فرماتے ہیں:

صحيح إمام الكل أعني محمداً
كتاب سيبقىٰ في العصور مخلداً

''امام الکل (یعنی امام محمد بن اسماعیل بخاری) کی کتاب صحیح البخاری ایک ایسی

کتاب ہے، جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی۔"

کتاب أراد اللّٰه کون مقامه
بعید کتاب اللّٰه في الفضل والهدیٰ

"یہ ایک ایسی کتاب ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے صحت اور ہدایت و رہبری کے لحاظ سے قرآن مجید کے بعد کا درجہ دیا ہے۔"

کتابٌ به یزهو النبي رسولنا
ویرشد أن ینمیٰ إلیه ویسندا

"یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ خواب میں نبی کریم ﷺ نے اس پر فخر کا اظہار فرمایا، اور اسناد حدیث میں اس پر اعتماد اور اس کی طرف مراجعت کی ہدایت فرمائی۔"

لقد رزق اللّٰه البخاري جمعه
فأبداه عما لم یصح مجردا

"اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو حدیث نبوی کے جمع کرنے کی توفیق بخشی، آپ نے ہر وہ حدیث جو معیار صحت پر نہ پہنچی، اس کو اس کتاب سے الگ کر دیا۔"

أئمة دنیا المسلمین جمیعهم
به عرفوه الیوم شیخا ممجدا

"اسلامی دنیا کے سارے علماء آج اس کتاب کی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ کو بلند مرتبہ پیشوا اور علم حدیث میں امام تسلیم کرتے ہیں۔"

ویعترف الأعلام في کل مذهب
بأن ابن إسماعیل حبرٌ تفرد

"اور ہر مسلک کے اعلام و زعماء کو اس کا اعتراف ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری منفرد ہیں اور ان کا کوئی ثانی نہیں۔"

ویکرمه في کل عصرٍ إمامه

ویمدح ما أبقاه في الدهر سرمدا

''ہر دور کے امام نے اس کی تعظیم کی ہے اور جب تک یہ کتاب رہے گی آپ کی تعریف ہوتی رہے گی۔''

متی طالع الإنسان یوماً صحیحه
یجد نفسه في عالم الإنس أسعدا

''جب کبھی آدمی اس کتاب کو پڑھے گا، تو اس کو یہ محسوس ہوگا کہ عالم انسانیت میں سب سے زیادہ خوش نصیب ہے۔''

إمام جلیل حافظ و محدث
أفاد جمیع المسلمین وأرشدا

''محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ بڑے جلیل القدر امام اور محدث ہیں، تمام دنیا کے مسلمانوں کو آپ نے فیض پہنچایا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔''

به عالم الإسلام یفخر دائما
وتعلیمه یجري لدیهم مؤبدا

''عالم اسلام ہمیشہ صحیح بخاری پر فخر کرتا رہے گا اور اس کتاب کی تعلیم ان کے ہاں ہمیشہ جاری و ساری رہے گی۔''

ففي کل عصر یخدمون کتابه
بشرح یزیل الشك یوضح مقصدا

''ہر دور میں اس کتاب کی شرحیں لکھی جائیں گی، جس سے شک و شبہ دور ہوگا اور مقصد کی وضاحت ہوگی۔'' (فضل الباری: ۱/ ۲۸)

عظمت صحیح بخاری، احناف کی زبانی

ا۔ بدرالدین عینی حنفی:

بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

"اتفق علماء الشرق والغرب على أنه ليس بعد كتاب الله تعالىٰ أصح من صحيحي البخاري و مسلم (إلى قوله) والجمهور على ترجيح البخاري على مسلم."

(مقدمه عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ١/ ٢٤)

''شرق و غرب کے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد بخاری و مسلم سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے، اور جمہور نے صحیح بخاری کی صحت کو صحیح مسلم پر ترجیح دی ہے۔''

بدرالدین عینی حنفی مزید لکھتے ہیں:

"قد أطبق على قبوله بلا خلاف علماء الأسلاف والأخلاف."

(عمدة القاري: ١/ ٢٠)

''یعنی سلف و خلف کے علماء صحیح بخاری کی مقبولیت پر متفق ہیں۔''

فائدہ:

سلف و خلف کی وضاحت کرتے ہوئے محمد حنفی گنگوہی حنفی فاضل دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

فقہاء کی اصطلاح میں امام اعظم سے امام محمد تک سلف اور امام محمد کے بعد شمس

الائمہ حلوانی تک خلف کہلاتے ہیں۔"

(مقدمه الصبح النوري اردو شرح مختصر القدوری : ۱۷)

۲۔ ملا علی قاری حنفی:

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"ثم اتفقت العلماء علیٰ تلقي الصحيحين بالقبول، وأنهما أصح الكتب المؤلفة." (مرقاة المفاتيح: ۵۸)

"علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیحین کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور تالیف کردہ کتب میں سے بخاری ومسلم سب سے زیادہ صحیح ہیں۔"

ملا علی قاری آگے مزید لکھتے ہیں:

"هو أصح الكتب بعد كتاب الله العزيز." (مرقاة المفاتيح: ۱/ ۵۹)

"وہ قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب ہے۔"

۳۔ سید شریف جرجانی حنفی:

سید شریف جرجانی حنفی لکھتے ہیں:

'أول من صنف في الصحيح المجرد الإمام البخاري، ثم مسلم، وكتاباهما أصح الكتب بعد كتاب الله العزيز."

(رساله أصول حديث لجرجاني: ۱)

"یعنی صرف احادیث صحیحہ پر مشتمل امام بخاری نے سب سے پہلے کتاب تصنیف کی، پھر مسلم ان کے نقش قدم پر چلے اور یہ دونوں کتابیں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح ہیں۔

۴۔ محمد معین سندھی حنفی:

محمد معین سندھی حنفی لکھتے ہیں:

"وكونهما أصح الكتب في الصحيح المجرد تحت أديم السماء وأنهما أصح الكتب بعد القرآن العزيز بإجماع." (دراسات اللبيب: ٢٨٤)

"آسمان کے چھت کے نیچے صرف صحت میں ان دونوں (بخاری و مسلم) کا أصح الکتب ہونا اور قرآن عزیز کے بعد ان دونوں کا اصح الکتب ہونا ایک اجماعی بات ہے۔"

۵۔ شبیر احمد عثمانی حنفی:

شبیر احمد عثمانی حنفی جن کے متعلق عبدالفتاح حنفی لکھتے ہیں:

"محقق العصر، ومجمع الفضائل الغر الزهر مولانا الإمام الهمام."

(تقريظ تكملة فتح الملهم)

وہ (شبیر احمد عثمانی) لکھتے ہیں:

"أول من صنف في الصحيح المجرد الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، وتلاه الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج النيسابوري القشيري، وكتاباهما أصح كتب الحديث."

(فتح الملهم شرح مسلم: ٥٤)

"یعنی سب سے پہلے صرف احادیث صحیحہ پر جس نے کوئی تصنیف تیار کی، وہ امام بخاری ہیں، پھر ان کے نقشِ قدم کی پیروی امام مسلم رحمہ اللہ نے کی اور یہ دونوں کتابیں مصنفات حدیث میں سب سے زیادہ صحیح کتابیں ہیں۔"

ایک اور مقام پر یوں رقمطراز ہیں:

"اس کتاب (صحیح بخاری) کو ایسا اونچا مرتبہ ملا کہ امت نے تلقی بالقبول کر لیا۔"

(درس بخاری: ١٠)

٦۔ ابوبکر غازیپوری حنفی:

ابوبکر غازیپوری حنفی لکھتا ہے:

"امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے لاکھوں حدیثوں میں سے منتخب مجموعہ تیار کر دیا ہے، جس کو امت میں تلقی وقبولِ عام حاصل ہوا،

اور احادیث کی موجودہ کتابوں میں سے امت نے اس کو سب سے صحیح کتاب قرار دیا۔" (ارمغان حق: ۲۹۱)

فائدہ: تلقی بالقبول کے بارہ میں امین اوکاڑوی حنفی لکھتا ہے:

"جس حدیث کو تلقی بالقبول نصیب ہو، وہ اگر قرآن کے بھی خلاف ہو تو عمل جائز ہے۔" (مجموعة رسائل اوکاڑوی: ۱/ ۲۲۷)

تنبیه: یہ احناف کا قاعدہ ہے کہ حدیث قرآن کے خلاف بھی ہو، حالانکہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتی، کیونکہ ان میں مطابقت ضرور پائی جاتی ہے۔

۷۔ سرفراز صفدر حنفی:

سرفراز صفدر حنفی لکھتے ہیں:

"صحیحین میں جو روایات ہیں وہ صحیح ہیں۔" (خزائن السنن: ۲/ ۱۱۱)

۸۔ علامہ زیلعی حنفی:

زیلعی حنفی لکھتے ہیں:

"وأعلیٰ درجة الصحیح عند الحفاظ ما اتفق علیه الشیخان۔"

(نصب الرایة: ۱/ ٤٢١)

"حفاظ حدیث کے نزدیک سب سے اعلیٰ درجہ کی حدیث وہ ہے، جس کی روایت پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہو۔"

۹۔ احمد علی سہارنپوری حنفی:

احمد علی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"اتفق العلماء علیٰ أن أصح الکتب المصنفة صحیحا البخاري و مسلم، واتفق الجمهور علیٰ أن صحیح البخاري أصحهما صحیحاً وأکثرهما فوائد." (مقدمه صحیح بخاری: ۱/ ٤)

"علماء کا اتفاق ہے کہ لکھی ہوئی کتابوں میں سے سب سے زیادہ صحیح بخاری و مسلم ہیں، اور جمہور کا اس پر اتفاق ہے کہ مسلم سے بخاری زیادہ صحیح ہے اور اس میں فائدے بھی زیادہ ہیں۔"

احمد علی حنفی سہارنپوری حنفی مزید لکھتے ہیں:

"وقال النسائي: أجود هذه الكتب كتاب البخاري، وأجمعت الأمة على صحة هذين الكتابين، ووجوب العمل بأحاديثهما." (مقدمه صحيح بخارى: ١/ ٤)

"امت کا صحیح بخاری وصحیح مسلم ہر دو کتابوں کی صحت پر قطعی اجماع ہو چکا ہے۔"

۱۰۔ ابوالفیض حنفی:

ابوالفیض فارسی حنفی (متوفی ۸۳۷ھ) لکھتے ہیں:

"ما رویاه أو واحد فهو مقطوع بصحته." (جواهر الأصول: ۲۰، ۲۱)

۱۱۔ محمد اسماعیل سنبھلی حنفی:

محمد اسماعیل سنبھلی حنفی لکھتے ہیں:

"دنیا جانتی ہے کہ صحیح بخاری ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ کتب حدیث میں اصح الکتب مانی گئی ہے اور اس پر دنیا کا اتفاق ہے۔" (تقلید ائمہ اور مقام ابوحنیفہ: ۱۴۲)

۱۲۔ شاہ ولی اللہ دہلوی حنفی:

شاہ ولی اللہ دہلوی حنفی لکھتے ہیں:

"أما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على أن جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع، وأنهما متواتران إلى مصنفيهما، وأنه كل من يهون أمرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين. وإن شئت الحق الصراح فقسهما بكتاب ابن أبي شيبة وكتاب الطحاوي و مسند الخوارزمي وغيرهما، تجد بينها وبينهما بعد

المشرقين." (حجة الله البالغة: ١/ ٣٧٦، ٣٨٧)

''صحیح بخاری و مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان میں تمام کی تمام متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک بالتواتر پہنچی ہیں، جو ان کی عظمت نہ کرے وہ بدعتی ہے، مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے، اگر تجھے واضح حق چاہیے تو مصنف ابن ابی شیبہ، طحاوی اور مسند خوارزمی کا صحیحین سے موازنہ کر، تو مشرق اور مغرب کی دوری پائے گا۔''

اسی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ دہلوی حنفی مزید لکھتے ہیں:

"ولكن الشيخان لا يذكران إلا حديثا قد تناظرا فيه مشايخهما، وأجمعوا على القول به والتصحيح له." (حجة الله البالغة: / ٣٨٧)

''لیکن امام بخاری و مسلم صرف وہی حدیثیں نقل کرتے ہیں، جس پر انہوں نے اپنے اساتذہ سے بحث و مناظرہ کیا ہوتا ہے اور جس کے بیان کرنے اور تصحیح پر ان سب کا اجماع ہو چکا ہوتا ہے۔''

۱۳۔ محمد اشفاق احمد حنفی:

مولانا محمد اشفاق احمد حنفی لکھتے ہیں:

"اتفق المحدثون على أن جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع." (شرح ترمذی طیب السندی: ١/ ٢)

''محدثین کا اجماع ہے کہ صحیحین میں جتنی مرفوع متصل احادیث ہیں، وہ قطعی طور پر صحیح ہیں۔''

۱۴۔ حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ:

حافظ ابن الصلاح جن کے متعلق انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

"الحافظ الشيخ أبو عمرو بن الصلاح، وهو شيخ الإمام النووي

دقيق النظر واسع الاطلاع ." (فيض الباري: ١/١)

وہ (ابن الصلاح) لکھتے ہیں:

"ما أسنده البخاري و مسلم رحمهما الله في كتابيهما بالإسناد المتصل فذلك الذي حكما بصحته بلا إشكال."

(مقدمه ابن الصلاح: ١٢)

''صحیح بخاری و صحیح مسلم میں متصل سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی جتنی احادیث ہیں، وہ بلا اشکال ساری کی ساری یقیناً صحیح ہیں۔''

۱۵۔ حافظ اُبونصر سجزی حنفی:

حافظ اُبونصر سجزی حنفی لکھتے ہیں:

"أجمع أهل العلم الفقهاء وغيرهم على أن رجلا لو حلف بالطلاق أن جميع ما في كتاب البخاري مما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قد صح عنه، ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاله، لا شك فيه أنه لا يحنث، والمراة بحالها في حبالته." (مقدمه ابن الصلاح: ١٣)

''اہل علم فقہاء وغیرہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی طلاق کی قسم اٹھائے کہ کتاب بخاری میں جو کچھ بھی نبی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے، وہ آپ سے صحیح ثابت اور بلاشبہ آپ ﷺ ہی کے فرامین ہیں، تو وہ آدمی اپنی قسم کو نہیں توڑے گا، بلکہ بیوی اس کے عقد میں رہے گی۔''

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ جن کے متعلق خلیل احمد سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:

"الحافظ الإمام المجتهد." (مقدمه بذل المجهود: ١١٨)

وہ (جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ) لکھتے ہیں:

"وقول الحافظ أبي نصر السجزي: أجمع الفقهاء وغيرهم أن رجلا لو حلف بالطلاق أن جميع ما في البخاري صحيح قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم لا شك فيه أنه لم يحنث."

(تدریب الراوی: ۱/ ۱۲۲)

"حافظ ابونصر السجزی فرماتے ہیں کہ فقہاء وغیرہ کا اجماع ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص (تعلیقات کے علاوہ) صحیح بخاری کی ان روایات کے متعلق جو مقاصد کتاب میں شامل ہیں، قسم اٹھالیتا ہے کہ یہ سب صحیح ہیں اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے، تو اس کی قسم صحیح ہوگی۔ (یعنی طلاق واقع نہیں ہوئی)۔"

۱۶۔عبدالحی لکھنوی حنفی:

عبدالحی لکھنوی حنفی جن کے متعلق نعیم اشرف نور احمد حنفی لکھتے ہیں:

"هو فخر المتأخرين، ونادرة المحققين المصنفين، المحدث الفقيه الأصولي، المنطقي المتكلم، المؤرخ النظار، البحاثة النقادة."

(مقدمه مجموعه رسائل للكهنوي: ۱/ ۲۳)

وہ (عبدالحی حنفی) لکھتے ہیں:

"وكتاباهما أصح الكتب بعد كتاب الله تعالىٰ، هذا مما اتفق عليه المحدثون شرقاً و غرباً أن صحيح البخاري و صحيح مسلم لا نظير لهما في الكتب." (ظفر الأماني: ۵۸)

"بخاری ومسلم دونوں کتابیں قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں، اس پر مشرق ومغرب کے تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ ان دونوں کتابوں کی کوئی نظیر نہیں۔"

عبدالحی حنفی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایسا شخص جو رواۃ صحیح مسلم میں شبہ کرے کہ مسلم وعاقل تھے یا نہیں؟ وہ شخص یا تو محض جاہل ہے، فنون حدیث اسماء الرجال سے مطلقاً واقفیت نہیں رکھتا ہے، یا

معاند و گمراہ ہے، ائمہ حدیث نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ ''أصح الکتب کتاب اللّٰه'' کے بعد صحیح بخاری پھر صحیح مسلم ہے۔'' (مجموعة الفتاوی: ۱/ ۳۰٤)

ایک اور مقام پر موصوف فیصلہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''ویکفیه اعتماد المحدثین علیه، ورجوعهم وحکمهم بأن صحیحه أصح الکتب بعد کتاب اللّٰه.'' (مقدمة عمدة الرعایة: ۱/ ۳۹)

''امام بخاری پر محدثین کا اعتماد اور ان کا اس کی طرف رجوع کرنا اور ان کا یہ حکم لگانا کہ ان کی صحیح (بخاری) اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے، یہ ان کو (یعنی امام بخاری کو) کافی ہے۔''

۱۷۔ محمد عاشق الٰہی حنفی:

محمد عاشق الٰہی حنفی ''سوانح عمری محمد زکریا حنفی'' میں لکھتے ہیں:

''جمہور کا مسلک یہ ہے کہ سب سے مقدم بخاری ہے، بلکہ تقریباً سارے ہی مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے۔'' (سوانح عمری محمد زکریا: ۳۵۰)

۱۸۔ قاضی عبدالرحمٰن حنفی:

قاضی عبدالرحمٰن حنفی فاضل دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

''صحیح بخاری شریف کتاب اللہ کے بعد أصح الکتب کے معزز خطاب سے سرفراز ہوئی، جس میں فخر موجودات رحمة للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیه وسلم کی بلند پایۂ احادیث کو امیر المؤمنین فی الحدیث ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری نے مرتب فرمایا۔'' (فضل الباری اردو شرح صحیح البخاری: ۱)

۱۹۔ کفایت اللہ حنفی:

کفایت اللہ حنفی جن کو ان کے بیٹے حفیظ الرحمٰن اور آصف نے علوم نبویہ کا رازدان، دینِ الٰہی کا خادم لکھا ہے۔ (کفایت المفتی: ۱/ ۷)

وہ (کفایت اللہ حنفی) لکھتے ہیں:

''بخاری شریف کو "أصح الكتب بعد كتاب الله" اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کے مؤلف حضرت محمد بن اسماعیل بخاری نے اس کتاب میں صحیح حدیث جمع کرنے کا جو التزام کیا تھا، اس میں وہ بہ نسبت دوسرے مؤلفین صحاح کے زیادہ کامیاب ہوئے۔''

(كفايت المفتي: ٢/ ١١٩)

۲۰۔ محمد زکریا حنفی:

محمد زکریا حنفی لکھتے ہیں:

''ساری روایاتِ بخاری صحیح ہیں، اگر کسی نے کلام کیا ہے تو غلط کیا ہے۔''

(تقریر بخاری شریف: ۱۴۰)

۲۱۔ قاری محمد طیب حنفی:

قاری محمد طیب حنفی لکھتے ہیں:

بخاری جو "أصح الكتب بعد كتاب الله" ہے۔ (فضل الباری: ۱/ ۲۵، ۲۶)

ایک اور مقام پر مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی جلالت شان اور جلالتِ قدر سے کون مسلمان ناواقف ہے؟ اہل علم میں کون ہے جو ناواقف ہے؟ ان کی تصنیف یا تالیف صحیح بخاری کی عظمت و جلالت پوری امت پر واضح ہے، امت نے اجماعی طور پر تلقی بالقبول ہے اور "أصح الكتب بعد كتاب الله" ہونے کی شہادت دی ہے، اس کے مؤلف بھی جلیل القدر، کتاب بھی جلیل القدر اور کتاب کا جو موضوع ہے وہ حدیث ہے، یعنی کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و أفعاله وأقواله و تقريراته۔ اس لئے موضوع بھی مبارک، مصنف بھی مبارک، تصنیف بھی مبارک، حق تعالیٰ ہم سب کو بھی مبارک بنا دے کہ ان کے سلسلے سے ہم سامنے آ رہے ہیں۔''

(خطبات حکیم الاسلام: ٥/ ٤٥٦)

۲۲۔ رشید احمد گنگوہی حنفی:

رشید احمد گنگوہی جن کے متعلق عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ بارہا آپ کو اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ کہتے سنا گیا:

”سن لو حق وہی ہے، جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے، اور میں بقسم کہتا ہوں کہ کچھ نہیں ہوں، مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر۔“

(تذکرۃ الرشید: ۲/ ۱۷)

انہی کے بارے میں اشرف علی تھانوی حنفی لکھتے ہیں:

”رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ: ”حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔“ (أرواح ثلاثه: ۳۱۰)

وہی موصوف (رشید احمد گنگوھی) لکھتے ہیں: ”بخاری اُصح الکتب ہے۔“

(تالیفات رشیدیه: ۳۳۷)

دوسرے مقام پر یوں رقمطراز ہیں:

”ہم نے بخاری اصح الکتب پر اعتماد کیا ہے۔“ (تالیفات رشیدیه: ۳٤۳)

۲۳۔ رشید احمد لدھیانوی حنفی:

رشید ثانی محمد رشید احمد لدھیانوی حنفی لکھتے ہیں:

”امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری ہے، امام بخاری رحمہ اللہ کی قوت حافظہ، تدین وتقویٰ اور فن حدیث میں مہارت کی تفصیل بیان کرنے کا نہ موقعہ ہے نہ ضرورت، اس لئے کہ اسے ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ نے قبول روایت کے لیے بہت سخت شرائط لگائی ہیں، راوی کا مروی عنہ سے جب تک لقاء وسماع ان کے ہاں ثابت نہ ہو جائے، اس وقت تک روایت قبول نہیں فرماتے، اگرچہ دونوں کا زمانہ ایک ہو، لقاء وسماع کا امکان

بھی ہو، امام مسلم جیسے امام بخاری پر اس لئے ناراض ہیں کہ انہوں نے قبول روایت میں اتنی شدید قیود لگائیں، پھر قوت ضبط و عدالت کے اعلیٰ مقام اور تنقید و تنقیح کے معیار کے ساتھ یہ معمول تھا کہ حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرما کر دو رکعت نماز استخارہ ادا فرماتے۔'' (أحسن الفتاوی: ۱/ ۳۱۵)

نوٹ: امام مسلم کی ناراضگی والی بات محل نظر ہے، کیونکہ امام بخاری سے یہ لقاء والی شرط ثابت نہیں ہے۔

۲۴۔ عزیز الرحمٰن حنفی:

دارالعلوم دیوبند کے مفتی اول عزیز الرحمٰن حنفی لکھتے ہیں:

''ان کو شرمانا چاہیے کہ صحیح بخاری کی روایت کا مقابلہ تاریخ الخمیس وغیرہ کتب سیر سے کرتے ہیں، کہاں بخاری کی روایت اور کہاں سیر کی غیر معتبر روایتیں؟ اگر بالفرض تمام کتب سیر متفق ہو کر بھی اس کا خلاف کرتیں، تب بھی مسلمان کے لیے ضروری تھا کہ بخاری کی حدیث کے مقابلہ میں ان کی کوئی پرواہ نہ کی جائے، چہ جائیکہ تاریخ و سیر کی کتابیں بھی متفق ہو کر روایت بخاری کی ہمنوا ہوں۔'' (فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۵/ ۲۹)

۲۵۔ اشرف علی تھانوی حنفی:

اشرف علی تھانوی حنفی لکھتے ہیں:

''ایک صاحب نے حنفیہ کے دلائل میں ایک حدیث کی کتاب لکھی ہے، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ بخاری سے بھی زیادہ صحیح ہے، کیا یہ بزرگوں کی تنقیص اور اہانت نہیں؟ حقیقت میں ان کے دل میں علماء کی قطعا وقعت نہیں، وجہ یہ ہے کہ بدعت سے قلب میں قساوت قلبی اور ظلمت پیدا ہو جاتی ہے، کتنی بڑی گستاخی اور بے ادبی کی بات ہے، جرأت تو دیکھئے کہ یہ کتاب بخاری سے اصح ہو؟!'' (ملفوظات حکیم الأمت: ۵/ ۲۱۲)

۲۶۔ امین اوکاڑوی حنفی:

وکیل احناف محمد امین صفدر اوکاڑوی حنفی لکھتا ہے:

''أصح الکتب بعد کتاب الباري صحیح البخاري ہے۔''
(مجموعہ رسائل: ۳/۳۶۲)

۲۷۔ محمد امین خان ڈیلوی حنفی:

محمد امین خان ڈیلوی حنفی لکھتے ہیں:

''متقدمین کے طریق پر صحیحین بخاری و مسلم کی روایت کو اصل قرار دیا جائے گا، کیونکہ صحیحین طبقہ اولیٰ کی کتابیں ہیں اور جمہور محدثین کے نزدیک ان کا درجہ صحیح کا ہے اور ان کی روایات کے راوی سب ثقہ ہیں۔''
(فرائض کے بعد مروجہ دعا کا حکم: ۵۶)

۲۸۔ تقی عثمانی حنفی:

تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''طبقہ اولیٰ کی ان کتابوں میں صرف بخاری و مسلم ہی ایسی کتابیں ہیں کہ انہیں نفس الامر کے اعتبار سے بھی صحیح مجرد کہا جا سکتا ہے، جو حدیث اس میں نظر آئے بے کھٹکے صحیح کہہ سکتے ہیں، باقی کوئی کتاب اس درجہ کی نہیں۔''

(درس ترمذی: ۱/ ٦٨)

ایک مقام پر مزید لکھتے ہیں:

''چنانچہ ان کے بعد تمام علماء صحیحین کی ہر حدیث کی صحت پر متفق ہیں۔''

(درس ترمذی: ۱/ ٦٤)

۲۹۔ محمد عبدالمجید فاروقی حنفی:

محمد عبدالمجید فاروقی حنفی (مدیر جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید) کتاب ''عادلانہ جواب'' کی تائید اور تصدیق میں لکھتے ہیں:

امام ہمام بخاری کی الجامع الصحیح حدیث پاک کی وہ کتاب ہے، جس پر پوری امت مسلمہ کو ہر دور میں اعتماد رہا ہے اور یہ وہ مایہ ناز کتاب ہے کہ اس کی ہر حدیث کی سند معتبر رواۃ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے جڑی ہوئی ہے۔"

(عادلانہ جواب: ۱۸)

۳۰۔ قاری محمد حنیف جالندھری حنفی:

قاری محمد حنیف جالندھری حنفی (مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان) تقریظ "خیر الساری" میں لکھتے ہیں:

"کتب احادیث میں امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا امام محمد بن اسماعیل البخاری کی تالیف الجامع الصحیح کو ایک ممتاز و منفرد مقام حاصل ہے، امام بخاری نے اس تالیف میں نا صرف سند و متن کے اعتبار سے صحت کے بلند تر مقام کا لحاظ کیا ہے، بلکہ اس کی ترتیب و تدوین اور تبویب و تراجم میں ایسے ایسے نکات و لطائف کی رعایت فرمائی ہے کہ اہل علم ان حقائق پر مطلع ہو کر عش عش کر اٹھتے ہیں، صحیح بخاری بلا شبہ علوم و معارف کا ایسا معدن ہے، جس کے جواہر سے اہل علم ہمیشہ دامن بھرتے رہیں گے، لیکن اس میں کمی نہیں آئے گی۔"

(الخير الساري: ٤/ ٢٨)

۳۱۔ قاری شمس الدین حنفی:

قاری شمس الدین حنفی ایک حدیث کی تحقیق میں لکھتے ہیں:

"فإذا بلغ الاضطراب في الروايات إلىٰ هذا المبلغ، فلا بدّ لنا أن نعتمد علىٰ رواية صحيح البخاري، فإنه أصح الكتب بعد كتاب الله الباري." (إلهام الباري في حل مشكلات البخاري: ٢٧)

"جب روایات میں اضطراب اس حد تک پہنچ چکا ہے، تو ہمارے لیے ضروری ہو گیا کہ ہم صحیح بخاری کی روایت پر اعتماد کریں، کیونکہ وہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

۳۲۔ سرفراز صفدر حنفی:

ابوزاہد محمد سرفراز صفدر حنفی لکھتے ہیں:

۱۔ ''صحیح مسلم جو بخاری شریف کے بعد تمام حدیث کی کتابوں میں پہلے درجہ پر تسلیم کی جاتی ہے، امت کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں کی تمام روایتیں صحیح ہیں۔'' (حاشیہ أحسن الکلام: ۱/ ۲۳٤)

۲۔ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''اصول حدیث کی رو سے بخاری شریف اور مسلم شریف کو صحیحین سے تعبیر کیا جاتا ہے، یعنی جتنی حدیثیں ان میں ہیں، وہ صحیح ہیں، یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ اور کوئی حدیث یا حدیث کی کتاب ''صحیح'' نہیں ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان میں جو احادیث ہیں، بالکلیہ ''صحیح'' ہیں۔'' (إحسان الباری : ۳٤)

۳۔ تمام امت کا اتفاق ہے کہ بخاری کی تمام حدیثیں ''صحیح'' ہیں۔ (تبرید النواظر: ۱۰۷)

٤۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متصل اور مرفوع حدیثیں حضرات محدثین کرام کے اتفاق و اجماع سے ''صحیح'' ہیں۔ (شوق حدیث: ۱۵۲)

۵۔ ''صحیح بخاری و صحیح مسلم کی جملہ روایات کے صحیح ہونے پر امت کا اجماع و اتفاق ہے، اگر صحیحین کی معنعن حدیثیں صحیح نہیں، تو امت کا اتفاق و اجماع کس چیز پر واقع ہوا ہے؟ جبکہ راوی بھی سب ثقہ ہیں!'' (أحسن الکلام: ۱/ ۲٤۹)

٦۔ ''محدثین کا اتفاق ہے کہ مدلس راوی کی تدلیس صحیحین میں کسی طرح بھی مضر نہیں ہے۔''
(أحسن الکلام: ۱/ ۲٤۹)

۷۔ اگر صحیحین میں کوئی مدلس راوی عنعنہ سے روایت کرتا ہے، تو محدثین کرام کے نزدیک وہ ایسی ہے، جیسے اس راوی نے حدثنا اور اُخبرنا وغیرہ سے تحدیث کی ہو۔''
(أحسن الکلام: ۱/ ۲۵۰)

۸۔ سرفراز صفدر حنفی مزید لکھتے ہیں:

''مورخ اسلام علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون المتوفی ۸۰۸ھ'' بخاری و مسلم کی صحت اور مزیت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ومن أجل هذا قيل في الصحيحين بالإجماع على قبولهما من جهة الإجماع على صحة ما فيهما من شروط المتفق عليها فلا تأخذك ريبة في ذلك، فالقوم أحق الناس بالظن الجميل بهم."

''اور اسی واسطے کہا گیا کہ بخاری و مسلم کی روایات کے قبول کرنے پر اجماع ہے، اس لئے کہ جو صحت کی متفق علیہا شرطیں ان میں موجود ہیں، ان پر اجماع ہو چکا ہے، لہٰذا اس بارے میں ذرہ بھر شک نہ کر، کیونکہ وہ حضرات تمام لوگوں میں ظن جمیل کے زیادہ مستحق ہیں۔'' (أحسن الكلام: ١/ ٢٥٦)

۹۔ سرفراز صفدر حنفی لکھتے ہیں کہ علامہ حسین بن محسن رقمطراز ہیں:

"وقد حصل الاتفاق على الحكم بصحة ما في الصحيحين غير المستثنىٰ." (أحسن الكلام: ٢/ ٢٥٧)

''بے شک اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ بخاری و مسلم میں تمام روایتیں بغیر استثناء کے صحیح ہیں۔''

۱۰۔ ایک دوسری جگہ معترضین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مطلب یہ ہوا کہ بخاری و مسلم کی سب روایتیں صحیح نہیں، کیونکہ ان کی بعض روایتوں پر تنقید ہو چکی ہے، تو پھر پرویز صاحب اور مودودی صاحب کا کیا قصور ہے؟ وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ بخاری و مسلم کی سب روایتیں صحیح نہیں!!'' (أحسن الكلام: ١/ ٢٥٢)

۱۱۔ نیز مولانا موصوف بخاری کی حقانیت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''واضح بات ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی ایسا راوی نہیں، جو ضعیف ہو اور اس کی حدیث صحیح اور حجت نہ ہو۔'' (تسكين الصدور: ٣٣٩)

۱۲۔ ایک دوسرے مقام میں یوں لکھتے ہیں:

''کتاب اللہ کے بعد دوا (دوسرا) دین اسلام میں سب سے زیادہ صحیح ترین کتاب بخاری شریف ہے، جس کی قدر و منزلت، ضرورت اور اہمیت سے کون مسلمان انکار کر سکتا ہے؟ جس میں ہمارا دین بھی ہے اور دنیا بھی، ہمارا مذہب بھی ہے اور ہماری سیاست بھی، ہماری معیشت کے اصول بھی اس میں مذکور ہیں، ہماری معاشرت کے احکام بھی، ہماری جسمانی خوراک کا اصولی نظام بھی اس میں موجود ہے، ہماری روحانی غذا کا حل بھی اس میں مشرح ہے۔'' (باني دار العلوم ديوبند: ١٣)

کسی روایت کا صحیح بخاری میں ہونا ہی اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے، احناف کی زبانی:

١۔ مولانا سرفراز صفدر گکھڑوی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

''یہ بخاری شریف کی روایت ہے، جس کے صحیح ہونے میں کلام نہیں ہوسکتا۔''

(حاشيه أحسن الكلام: ١/ ٣٠٠)

٢۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''جب اس روایت کے راوی صحیح بخاری کے ہیں، تو اس کے ثقہ ہونے میں کیا شبہ ہے؟'' (تسكين الصدور: ٢٤٤)

اہل تشیع کے محمد حسین نجفی نے بھی صحت بخاری کو تسلیم کیا ہے، لکھتے ہیں:

''بہر حال بخاری و مسلم میں اس کا موجود ہونا ہی اس کی صحت اور ثقاہت کے لیے کافی ہے۔'' (تجليات صداقت: ١/ ٢٦٨)

تنبیہ: اس اصول میں بعض احناف نے افراط و تفریط سے کام لیتے ہوئے زندیق لوگوں کی ایک من گھڑت روایت کی ثقاہت ثابت کرنے کے لیے یہ جھانسہ دیا کہ یہ روایت تو صحیح بخاری میں موجود ہے، مثلاً:

احناف کی بیان کردہ روایت:

تفتازانی حنفی لکھتے ہیں:

”قوله عليه السلام: يكثر لكم الأحاديث من بعدي، فاذا روي لكم حديث، فأعرضوه علىٰ كتاب الله، فإن وافقه فاقبلوه، وإن خالفه فردوه.“ (توضيح: ١/ ٤٧٨)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد لوگ بہت سی حدیثیں بیان کریں گے، پس جب تمہارے پاس کوئی حدیث بیان کی جائے تو تم اسے قرآن پر پیش کرنا، اگر وہ حدیث قرآن کے موافق ہو تو اسے قبول کر لو اور اگر قرآن مجید کے خلاف ہو تو رد کر دو۔“

اس کے علاوہ مذکورہ حدیث کو احناف، شیعہ اور مرزائیوں نے بھی اپنی کتب میں نقل کیا ہے، ان میں سے چند کتب یہ ہیں: ١۔ تلويح (١/ ٤٣٠) ٢۔ أصول شاشي مع شرح فصول الحواشي (ص:٢٨٨) ٣۔ أصول شاشي مع أحسن الحواشي (ص: ٧٦) ٤۔ أمالي صدوق (ص:٣٠١) ٥۔ الاستبصار (١/ ١٩٠) ٦۔ احتجاج طبرسي(ص: ٤٧٧) ٧۔ تهذيب الأحكام (٧/ ٢٧٥) ٨۔ نور الأنوار (ص: ٢١١) ٩۔أصول كافي(١/ ١٦٩) ١٠۔ حاشية نور الأنوار، نمبر ١، (ص: ٢١١) ١١۔ توضيح و تلويح (ص: ٤٣٣) ١٢۔جاء الحق (١/ ٣٤) ١٣۔ سیرت مهدى (٣/ ٥) ١٤۔ تذكرة المهدي (١/ ٢٣٢) ١٥۔حيات طيبه (ص:١٠٧) ١٦۔ رجال كشي (ص:٢٢٤) ١٧۔ أمالي طوسي (١/ ٢٣٧) ١٨۔ أصول السرخسي (١/ ٣٦٥) ١٩۔ رد على سير الأوزاعي وغيره۔

احناف کہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث صحیح بخاری میں ہے:

١۔ علامہ تفتازانی حنفی لکھتے ہیں:

”وإيراد البخاري إياه في صحيحه لا ينافي الانتقاع أو كون أحد رواته غير معروف بالرواية.“ (تلويح: ١/ ٤٣٠)

”کیونکہ یہ روایت امام بخاری نے اپنی صحیح میں درج کی ہے، لہٰذا اس کا انقاع اور جرح اس کی ثقاہت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔“

٢۔ برکت اللہ حنفی لکھتے ہیں:

”إن الإمام محمد بن إسماعيل أورد هذا الحديث في كتابه، وهو إمام أهل هذه الصنعة، فكفىٰ به دليلا على صحته، كذا في المعدن.“ (أحسن الحواشي على أصول شاشي: ٧٦)

صاحب فصول الحواشی لکھتے ہیں:

”إن الإمام محمد بن إسماعيل البخاري أورد هذا الحديث في كتابه، وهو إمام هذه الصنعة، فكفىٰ به دليلا على صحتهِ، ولم يلتفت إلىٰ طعن غيره بعده، كذا في الشرح أصول البزدوي.“
(فصول الحواشي على أصول شاشي: ٢٨٨)

”امام بخاری رحمہ اللہ محمد بن اسماعیل جو حدیث کے مشہور امام ہیں، جب حدیث کو انہوں نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں درج کرلیا ہے، تو اس کی صحت خود بخود ثابت ہوگئی اور جو طعن اس پر کیے گئے ہیں، وہ سب غلط ہیں۔“

لطیفہ:

مرزا غلام احمد قادیانی جس کو احناف مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ سے مناظرہ کے لیے اپنی طرف سے بطور مناظر لائے تھے، مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ سے ایک بحث میں یہ من گھڑت روایت پیش کی، جب مولانا محمد حسین بٹالوی نے صحیح بخاری سے دکھانے کا مطالبہ کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی نے بجائے صحیح کے توضیح تلویح سے نکال کر دکھایا کہ یہ بخاری میں ہے!

نوٹ: یہ موضوع روایت صحیح بخاری میں قطعاً نہیں ہے، اگر بخاری میں ہے تو پیش کرو!

﴿هَاتُوا بُرهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

احناف کی بیان کردہ روایت کی حالت:

مذکورہ حدیث کے متعلق ابن معین جن کے بارہ میں سرفراز گکھڑوی حنفی لکھتے ہیں:

”حضرت امام ابو حنیفہ کے مقلد اور غالی حنفی تھے۔“ (طائفه منصوره: ٨١)

وہ ابن معین فرماتے ہیں:

"إنه حديث وضعته الزنادقة."

(تلويح ١: ٤٣٠، تذكرة الموضوعات للفتنی: ٢٨)

''اس حدیث کو زندیق لوگوں نے وضع کیا ہے۔''

مزید عظمت صحیح بخاری، احناف کی زبانی:

۳۳۔ مفتی رشید احمد حنفی:

مفتی رشید احمد حنفی ایک روایت کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ روایت کیونکہ صحیح بخاری میں ہے، لہٰذا سند کے لحاظ سے اسے بے بنیاد کہنا مشکل ہے۔'' (أحسن الفتاوی: ٨/ ١٥)

۳۴۔ انظر شاہ کشمیری حنفی:

انظر شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

''وہی بخاری شریف ادیم ارض پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح و سچی کتاب، جس کے مؤلف نے اتنا ہی کارنامہ انجام نہیں دیا کہ لاکھوں حدیث کے انبار سے ایک صحیح ترین مجموعہ تیار کر دیا، بلکہ اپنی مجتہدانہ بصیرت، غزارت علمی اور غیر معمولی تبحر سے کام لے کر حدیث کو ایک خاص انداز میں جمع کیا، جس کے عنوانات اس عظیم امام ہمام کی دقیقہ سنجی و نکتہ آفرینی پر مضبوط شاہد ہے۔'' (نقش دوام حیات کشمیری: ٣٠١)

۳۵۔ انور شاہ کشمیری حنفی:

انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

"واعلم أنه انعقد الإجماع على صحة البخاری و مسلم إلا أن مسلماً يشتمل عندي على الحسان أيضا."

''جان لو! صحیح بخاری وصحیح مسلم کے صحیح ہونے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، الا یہ کہ میرے نزدیک مسلم میں حسن احادیث بھی ہیں۔''

ایک اور مقام پر مزید لکھتے ہیں:

"أنت تعلم أن علماء المذاهب كلهم يتفاخرون بموافقة حديث البخاري إياهم لكونه أصح عندهم." (فيض الباري: ٢/ ٤٧٨)

''آپ جانتے ہیں کہ تمام مذاہب بخاری کی حدیث کی موافقت پر فخر کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ صحیح ہے۔''

۳۶۔سرخسی حنفی:

انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

"ذهب الحافظ رضي الله عنه إلىٰ أنها تفيد القطع، وإليه جنح شمس الأئمة السرخسي رضي الله عنه من الحنفية والحافظ ابن تيمية من الحنابلة والشيخ أبو عمرو بن الصلاح رضي الله عنه، وهؤلاء وإن كانوا أقل عدداً إلا أن رأيهم هو الرأي."

''حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا یہ مذہب ہے کہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کی تمام مسند متصل مرفوع احادیث) قطعیت کا فائدہ دیتی ہیں، حنفیوں میں سے شمس الائمۃ سرخسی، حنبلیوں میں سے حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن الصلاح رحمہ اللہ بھی انہیں قطعی قرار دیتے ہیں، اگرچہ یہ لوگ تعداد میں تھوڑے ہیں، مگر ان کی رائے ہی صحیح اور وزنی رائے ہے۔'' (مقدمه فيض الباري: ١/ ٤٥)

۳۷۔ترجمان دیو بند ماہانہ القاسم:

''صحیح بخاری عجیب شان کی کتاب ہے اور اسے اللہ نے عجیب وغریب مقبولیت بخشی ہے، ہر عالم وعامی قرآن کے بعد جب نظر اٹھاتا ہے، تو صحیح بخاری پر سب سے پہلے نظر پڑتی ہے، تقریباً ایک ہزار سال سے دنیائے اسلام میں اس کتاب کو کتاب اللہ کے بعد جو فوقیت اور مرجعیت حاصل رہی ہے، اس کی بھاری بھرکم حیثیت اور اس کے مؤلف کی عظیم شخصیت

اسلامی تاریخ پر چھا گئی۔" (ترجمان دیوبند القاسم: ۳۳، اکتوبر ۱۹۶۱ء بحوالہ نور العینین: ۱۸)

۳۸۔عبدالسمیع رامپوری حنفی:

عبدالسمیع رامپوری حنفی بریلوی لکھتے ہیں:

"محدثین میں قاعدہ ٹھہر چکا ہے کہ صحیحین کی احادیث نسائی وغیرہ کل محدثوں کی احادیث پر مقدم ہے، کیونکہ اور کی حدیث اگر صحیح بھی ہوگی، تو صحیحین اس سے صحیح اور قوی تر ہوگی۔" (أنوار ساطعه: ٤١)

۳۹۔احمد سعید کاظمی حنفی:

احمد سعید کاظمی حنفی بریلوی لکھتے ہیں:

"علماء کے نزدیک صحت وقوت میں صحیح بخاری کا مرتبہ صحیح مسلم پر فائق ہے اور بخاری مسلم سے اصح ہے، اس کے فوائد صحیح مسلم کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں اور اس کے ظاہری و باطنی محاسن و معارف بے شمار ہیں، امام مسلم نے خود امام بخاری سے استفادہ کیا اور اس بات کا اقرار کیا کہ امام بخاری علم حدیث میں بے نظیر ہیں۔"

اسی صفحہ پر فیصلہ کن بات کہتے ہیں:

"ان دونوں کی کتابیں "أصح الكتب بعد كتاب الله" کا درجہ رکھتی ہیں۔"

(مقالات کاظمی: ۱/ ۲۵۹)

۴۰۔پیر کرم شاہ ازھری حنفی:

پیر کرم شاہ حنفی بریلوی فرماتے ہیں:

"جمہور علمائے امت نے گہری فکر و نظر اور بے لاگ نقد و تبصرہ کے بعد اس کتاب کو "أصح الكتب بعد كتاب الله صحيح البخاري" کا عظیم الشان لقب عطا فرمایا ہے۔"

(سنت خير الأنام: ١٧٥ طبع ٢٠٠١)

۴۱۔عبدالقیوم حقانی حنفی:

عبدالقیوم حقانی حنفی لکھتے ہیں:

”چنانچہ روئے زمین پر أصح الكتب بعد كتاب الله البخاري ہے۔“
(دفاع أبو حنيفه: ۲۸۷)

۴۲۔ محمد صدیق حنفی:

محمد صدیق حنفی لکھتے ہیں:

”ایک اور مقولہ ہے: قال فالمسلم أفضل، قلت: فالبخاري أعلىٰ، قال: التكرار فيه، قلت: التكرار أحلىٰ، الحاصل أصح الكتب بعد كتاب الله البخاري.“ (الخير الساري في تشريحات البخاري: ٦٨)

”اس نے کہا: مسلم افضل ہے، میں نے کہا: بخاری اعلیٰ ہے، اس نے کہا: بخاری میں تکرار ہے، میں نے کہا: تکرار سب سے لذیذ ہے، حاصل یہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب بخاری ہے۔“

۴۳۔ قاضی عبدالرحمٰن حنفی:

قاضی عبدالرحمٰن حنفی لکھتے ہیں:

”ومن هذا القسم أحاديث صحيح البخاري و مسلم، فإن الأمة تلقت ما فيهما بالقبول.“ (تسهيل الوصول إلى علم الوصول: ١٤٥)

”صحیح بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی اسی قسم کی ہیں، ان دونوں کی صحت کو امت نے قبول کر لیا ہے۔“

۴۴۔ عبدالقوی حنفی:

محمد عبدالقوی پیر قادری لکھتے ہیں:

”علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ احادیث کی جملہ کتب میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم صحیح ترین ہیں، نیز صحاح ستہ میں پہلا صحیح ترین مجموعہ صحیح بخاری ہے۔“ (مفتاح النجاح مع حل سوالات: ١/ ٣٥)

۴۵۔عبدالحق دہلوی حنفی:

عبدالحق دہلوی حنفی فرماتے ہیں:

''جمہور علماء بر آنند کہ کتاب او در صحت مقدم است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث تا آنکہ گفتہ اند کہ ''أصح الكتب بعد كتاب الله صحيح البخاری۔''

(أشعة اللمعات: ۱/ ۱۱)

۴۶۔نور الحق دہلوی حنفی:

مولانا نور الحق بن عبدالحق حنفی دہلوی امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں:

وجمہور علماء بر آنند کہ کتاب او در صحت مقدم است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث تا آنکہ گفتہ اند کہ '' أصح الكتب بعد كتاب الله الصحيح البخاري''

(تيسير القاري: ۱/ ۵۱)

'' اور تحقیق زیادہ صحیح کتابوں میں بعد قرآن مجید کے امام بخاری رحمہ اللہ کی جمع کی ہوئی صحیح ہے۔''

۴۷۔ابوبکر غازی پوری حنفی:

ابوبکر غازی پوری حنفی دیوبندی لکھتا ہے:

''امت کا اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح سے زیادہ صحیح کوئی دوسری کتاب نہیں، علماء سلف و خلف نے اس کتاب کو زبردست حسن قبول عطا کیا، درس و تدریس، شرح و تعلیق، استدلال و استخراج، افادہ و استفادہ ہر ممکن شکل سے یہ کتاب علماء امت کی دلچسپی کا محور بنی ہوئی ہے، کسی حدیث کی صحت کے لیے بس یہ کافی ہے کہ وہ بخاری شریف میں موجود ہے اور بلاشبہ یہ کتاب اہل اسلام کا وہ علمی کارنامہ ہے کہ اہل اسلام اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ اس کی عظمت و شان کا انکار صرف شیعوں نے کیا، یا منکرین حدیث نے کیا، یا پھر آج کے غیر مقلدین نے۔'' (آئینہ غیر مقلدیت: ۲۰۶)

ایک اور مقام پر یوں لکھتا ہے:

''یہ صحیح ہے کہ بخاری کے بارہ میں جمہور امت کا یہی فیصلہ ہے کہ قرآن کے بعد اصح ترین کتاب ہے۔'' (ارمغان حق:۲/ ۲۸۸)

۴۸۔ حاجی خلیفہ چلپی حنفی:

حاجی خلیفہ چلپی حنفی لکھتے ہیں:

"الجامع الصحيح المشهور بصحيح البخاري للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري ... وهو أول الكتب الستة في الحديث وأفضلها على المذهب المختار" (كشف الظنون: ١/ ٥٤١)

'' جامع صحیح جو امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کی صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہے اور مختار مذہب کے مطابق حدیث کی کتب ستہ میں سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے۔''

۴۹۔ محمد حسین نیلوی حنفی

محمد حسین نیلوی دیوبندی حنفی لکھتے ہیں:

"أصح الكتب بعد كتاب الله البخاري ہے۔" (ندائے حق:۲/ ۸)

۵۰۔ غلام رسول سعیدی حنفی:

غلام رسول سعیدی بریلوی حنفی لکھتے ہیں:

''حق یہ ہے کہ تمام امہات الکتب حدیث میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہوا، وہ اور کسی کتاب نے نہیں پایا، نیز علمائے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب روئے زمین پر موجود نہیں۔'' (تذکرة المحدثین: ۱۹٤)

مزید لکھتے ہیں:

''قرآن مجید کے بعد جس کتاب پر زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے، وہ صحیح بخاری ہے۔''

(تذکرة المحدثین: ۱۹۷)

۵۱۔ غلام رسول رضوی حنفی:

غلام رسول رضوی حنفی لکھتے ہیں:

''تمام محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد صحیح بخاری تمام کتب سے اصح ہے۔'' (تفهيم البخاري: ١/ ٥)

۵۲۔ حبیب الرحمٰن کاندھلوی حنفی:

حبیب الرحمٰن کاندھلوی حنفی لکھتے ہیں:

''بخاری وہ کتاب ہے کہ اسناد کی عمدگی اور مضبوطی کے پہلو سے تمام امت اسے قرآن کے بعد سب سے صحیح اور مستند کتاب مانتی ہے، اس میں جو روایت آئے اس کے خلاف روایات کے ہزار دفتر بھی نامعقول ہیں۔''

(مذہبی داستانیں: ۲/ ۱۵۷)

۵۳۔ احمد رضا بجنوری حنفی:

احمد رضا بجنوری حنفی لکھتے ہیں:

''جہاں تک امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کا تعلق ہے، وہ نہایت اہم مستند ترین ذخیرہ حدیث ہے، اور جن احادیث کے رواۃ میں کلام کیا گیا ہے، وہ بھی دوسرے اعلیٰ رواتِ ثقات کے ذریعہ قوی ہوچکی ہیں، اس لئے بخاری کی تمام احادیث کو صحیح، قوی اور قابلِ تنفیذ کہنے میں کوئی ادنیٰ تامل نہیں کیا جا سکتا۔''

(أنوار الباري: ١/ ٧)

۵۴۔ غلام رسول سعیدی حنفی:

غلام رسول سعیدی حنفی لکھتے ہیں کہ خلاصہ یہ ہے کہ دونوں کتابیں اصح الکتب الحدیث ہیں۔ (شرح صحيح مسلم: ١/ ٧٩)

۵۵۔ ابن ترکمانی حنفی:

ابن ترکمانی حنفی لکھتے ہیں:

"أخرجه صاحبا الصحيحين وحسبك بذلك فإنه أعلىٰ درجات الصحيح عندهم." (الجوهر النقي: ١٠/ ٢٨٤)

"اس حدیث کو صحیحین والوں نے روایت کیا ہے اور تجھ کو یہ بات کافی ہے کہ وہ (بخاری) محدثین کے ہاں صحت کے اعلیٰ درجات پر ہے۔"

۵۶۔ ابو عمار زاہد الراشدی حنفی:

زاہد الراشدی حنفی لکھتے ہیں:

"حضرت امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری قدس اللّٰہ سرہ العزیز امت کے اکابر اہل علم وفضل میں سے ہیں، ان کی علمی و دینی خدمات و افادات سے امت مسلمہ کم و بیش بارہ صدیوں سے مسلسل استفادہ کرتی آرہی ہیں، ان کے معاندین و معترضین کی تمام تر مخالفت کے باوجود یہ سلسلہ ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔" (تقریظ عادلانہ جواب:۹)

۵۷۔ احمد رضا خان صاحب حنفی بریلوی کے صحیح بخاری کے متعلق تاثرات:

۱۔ "یہ شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے رجال سے ہے۔" (فتاویٰ رضویہ: ۲/ ۲۱۸)

۲۔ "ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں، صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔"

۳۔ "قسم کھائے بیٹھے ہو کہ بخاری کا رد ہی کر دو گے۔"

۴۔ "صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی؟" (فتاویٰ رضویہ: ۲/ ۲۲۲)

۵۔ "انہیں بزور زبان بخاری و مسلم سب بالائے طاق رکھ کر مردود واھیات بنایئے، یا الٹا ان محتملات کے معارض بنا کر شاذ و مردود ٹھہرایئے، یہ کیا مقتضائے انصاف و دیانت ہے۔" (۲/ ۲۵۶)

۶۔ ''مجتہدین زمانہ کے مسلک کے بالکل خلاف ہے کہ حدیث بخاری کے رد کے لیے ادھر ادھر کی روایات پر عمل حلال جانیں۔'' (٤/ ٤٦)

۷۔ منکرین عظمتِ بخاری کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بعض جہال بدمست یا نیم شہوت پرست یا جھوٹے صوفی باد بدست کہ احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش کرتے ہیں، انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل بنے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے سامنے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔'' (احکام شریعت: ۸۲)

۸۔ ''شدت تعصب نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث جلیلہ کو شاید دیکھنے نہ دیا، یا ان پر بھی طبقہ رابعہ کا حکم ہو گیا، کیا علی قاری و شیخ محقق نے ان سے استفادہ نہ کیا؟ یا آپ نے ان کاموں کا جواب دے لیا، شرم، شرم، شرم!!''

(حیات الموات بیان في سماع الأموات یعنی روحوں کی دنیا: ۲۲۵)

۹۔ ''صحاح جلیلہ مشہورہ بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواذ غریبہ و نوادر مجہولہ اجزائے خاملہ ذکر کرتے شرم نہ آئی۔'' (ص: ۲۲۲)

آخر میں موصوف فیصلہ فرماتے ہیں:

۱۰۔ ''ازاں جملہ اجل و اعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے۔'' (احکام شریعت: ۸۲)

خاتمہ کتاب

احناف کی متذکرہ بالا کتب کی روشنی میں:

۱۔ صحیح بخاری رسول اللہ ﷺ کی کتاب ہے۔

۲۔ درحقیقت صحیح بخاری کتاب الرسول ہے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۔ امام شعرانی اور ایک حنفی نے صحیح بخاری دیگر ساتھیوں کے ہمراہ بیداری میں نبی کریم ﷺ کو پڑھ کر سنائی، اس کا انکار جہالت ہے۔

۵۔ مولانا قاسم نانونوی کو خود راو عبداللہ شاہ نے نبی کریم ﷺ سے بخاری شریف پڑھتے دیکھا۔

۶۔ امت کا اجماع ہے کہ قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔

۷۔ بخاری شریف ادیم ارض پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح اور سچی کتاب ہے۔

۸۔ محدثین کا اجماع ہے کہ صحیحین میں جتنی مرفوع متصل احادیث ہیں، وہ قطعی طور پر صحیح ہیں۔

۹۔ یہ دونوں کتابیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اپنے مصنفین تک بالتواتر پہنچی ہیں۔

۱۰۔ کسی حدیث کا صحیح بخاری میں درج ہونا ہی اس کی ثقاہت کیلئے کافی ہے۔

۱۱۔ امت کا صحیحین کی صحت پر قطعی اجماع ہو چکا ہے۔

۱۲۔ جو ان دونوں کی عظمت نہ کرے، وہ بدعتی ہے۔

۱۳۔ جس روایت کے راوی صحیح بخاری کے ہوں، اس کے ثقہ ہونے میں کیا شبہ ہے؟

۱۴۔ جو بخاری و مسلم کے مقابلہ میں شاذ غریب روایت لائے اسے شرم آنی چاہیے۔

۱۵۔ خاص محدثین کے طبقہ میں بخاری شریف کو تلقی بالقبول کا شرف نصیب ہوا۔

۱۶۔ صحیح بخاری کی عظمت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔

۱۷۔ بخاری شریف میں ہمارا دین، دنیا، مذہب، سیاست، معیشت اور معاشرت کے اصول موجود ہیں۔

۱۸۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو بشارت ہوئی کہ حدیث میں غلط ہو گیا ہے، تم اسے صاف کرو گے۔

۱۹۔ امام بخاری رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہ تھا۔

۲۰۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی ثقاہت، عدالت، حفظ، ضبط اور اتقان پر اجماع ہے۔

۲۱۔ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے۔

۲۲۔ صحیح بخاری کی جملہ احادیث کو بے کھٹکے صحیح کہا جا سکتا ہے۔

۲۳۔ صحیح بخاری میں کوئی ایسا راوی نہیں جو ضعیف ہو اور اس کی حدیث صحیح اور حجت نہ ہو۔

۲۴۔ علماء احناف نے بخاری شریف کی فضیلتوں کو تجربات سے آزمایا تو تیر بہدف صحیح ثابت ہوئیں۔

۲۵۔ اگر کوئی یہ کہے کہ بخاری میں اگر کوئی حدیث ضعیف تو میری بیوی کو طلاق، تو اس پر طلاق واقع نہ ہو گی۔

ملاحظہ: جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ صحتِ بخاری پر اجماع ہے، اجماع کے منکر کے متعلق احناف کا نظریہ پیش خدمت ہے۔

اجماع کے منکر پر احناف کا فتویٰ:

۱۔ عزیز الرحمٰن حنفی (مفتی دارالعلوم دیوبند) لکھتے ہیں:

''اجماع کا منکر گمراہ ہے۔'' (فتاوی دار العلوم دیوبند: ۹/ ۵۵)

۲۔ انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں:

''انور شاہ کشمیری حنفی نے فرمایا کہ میں نے شروع میں ہی فرما دیا تھا کہ اجماع کا منکر کافر ہے۔'' (نقش دوام حیات کشمیری: ۱۹۷)

۳۔ مولانا سرفراز گکھڑوی حنفی لکھتے ہیں:

''اجماع کا منکر تو کافر ہوتا ہے۔'' (تسکین الصدور: ۲۹۱)

۴۔ مولانا محمد حسین نیلوی حنفی لکھتے ہیں:

''جیسے قرآن مجید کا منکر کافر ہے، ایسے ہی اجماع امت محمدیہ ﷺ علی صاحبها ألف صلوة وتحية کا منکر بھی کافر ہے۔'' (ندائے حق: ۴۱۰)

۵۔ وکیل احناف امین اوکاڑوی حنفی لکھتا ہے:

''اجماع امت کا مخالف و منکر جہنمی ہے۔'' (تجلیات صفدر: ۳۷۷/۷)

ملاحظہ: بقول شاہ ولی اللہ دہلوی حنفی احادیث بخاری بالتواتر رسول کریم ﷺ سے ثابت ہیں، لہٰذا اس مقام پر متواتر کے منکر کے متعلق احناف کا نظریہ بھی ملاحظہ ہو۔

متواتر حدیث کے منکر پر احناف کا فتویٰ:

۱۔ احناف کی معتبر کتاب ''فتاوی عالمگیری'' میں ہے

"من أنكر المتواتر فقد كفر."

''متواتر احادیث کا انکار کفر ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری: ۲/ ۲۶۵)

۲۔ صاحب زادہ اقتدار احمد خان نعیمی حنفی لکھتے ہیں:

''یعنی متواتر حدیث کا منکر کافر ہے۔'' (فتاویٰ نعیمیه: ۱/ ۱۳)

۳۔ احمد سعید کاظمی بریلوی حنفی لکھتے ہیں:

''احادیث متواترہ کا منکر دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔'' (حیات النبی: ۷۸)

۴۔ حبیب اللہ ڈیروی حنفی لکھتے ہیں:

تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اگر ان متواتر احادیث کا انکار کرے، تو وہ کافر ہے۔(قھر حق: ۲۸۰)

یہی بات قاری محمد طیب حنفی نے "مجالس حکیم الإسلام" (۲/ ۸۷) انور شاہ کشمیری حنفی نے "فیض الباری" (۲/ ۷۱) مولانا خرم علی حنفی اور مولانا احسن صدیقی حنفی نے "غایة الأوطار" (۲/ ۵۹۲) انظر شاہ حنفی نے "نقش دوام" (ص: ۹۲) امین اوکاڑوی حنفی نے "تجلیات صفدر" (۵/ ۴۸ و ۴/ ۱۰) پر لکھی ہے۔

نتیجہ:

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی کہ امام بخاری کی عظمت اور صحیح بخاری کی صحت احناف کے ہاں مسلّم ہے، آج کوئی اپنے آپ کو حنفی کہلانے والا صحیح بخاری پر اعتراض کرے تو یہ بات مسلّم ہے کہ وہ حنفی نہیں بلکہ دین میں فتنہ کھڑا کرنا چاہتا ہے، اس کے حنفی ہونے میں شک ہوسکتا ہے، لیکن صحیح بخاری کی صحت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا۔

میں آخر میں وہی بات کہتا ہوں، جو مولانا محمد یوسف شمس نے اپنے اشعار میں کہی ہے، وہ اشعار درج ذیل ہیں:

حدیثوں میں بخاری کی عجب شانِ معظم ہے
کتابِ حق مقدم اس سے یہ سب سے مقدم ہے
محدث جتنے ہیں دنیا میں گزرے راسخ و کامل
سرِ تسلیم سب کا اس کی صحت کے لیے خم ہے
نہیں جامع صحیح ایسا سنن ایسا کوئی ہرگز
نہ ایسا کوئی مسند ہے نہ ایسا کوئی معجم ہے

فیوض رشد اور خیر کثیر ان دو سے جاری ہے

کتاب اللہ کوثر ہے بخاری چاہ زمزم ہے

نہیں ہے اہل سنت سے کبھی طاعن بخاری کا

وہ جاہل ہے غبی ہے بلکہ اجہل اور اظلم ہے

(مولانا محمد یوسف شمس)
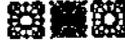
حل مشکلات بخاری، الأمر المبرم، ماء حمیم،
صراط مستقیم، الریح العقیم، العرجون القدیم، الخزی العظیم

شیخ الاسلام مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ　　فضیلۃ الشیخ محمد عزیر شمس حفظہ اللہ

حافظ شاہد محمود

فاضل مدینہ یونیورسٹی